

Vol. II
No. 10

Tuesday
22nd September, 1952



**HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY
DEBATES
Official Report**

**PART II—PROCEEDINGS OTHER THAN
QUESTIONS AND ANSWERS**

THE HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY

Tuesday, The 22nd September, 1953,

The House met at Two of the Clock

[Mr. Speaker in the Chair]

QUESTIONS AND ANSWERS

(See Part I)

Recommendations of the Business Advisory Committee

Mr. Speaker : I have to inform the House of the decision taken by the Business Advisory Committee at its last meeting. It has been agreed upon to have the hours of business of the House daily from 2.30 p.m. to 8.0 p.m. with a recess of half-an-hour at 4.30 p.m.

بیس سکھی نے یہ طے کیا ہے کہ اجلاس ڈھانی بجے سے شروع ہو کر ۸ بجے تک ہو اور درمیان میں آدھ گھنٹہ چھٹی رہے۔

The Committee has also decided on the analogy of Parliament to have only five working days in a week having a holiday on Saturday as well.

ایک ہاؤس صرف سندھے (Saturday) کو بند ہوتا تھا۔ اب سینڈھے (Sunday) کو بھی بند ہو گا کیونکہ پارلیمنٹ میں بھی یہی پریکش (Practice) البتہ سیائز ڈھنے کی ہال ڈھنے کے سلسلہ میں میں یہ بتلاتا چاہتا ہوں کہ اسکی غرض یہ ہے کہ بلن ٹھیک طور پر دیکھ جاسکیں اور ڈسکشن (Discussion) اچھی طرح ہوسکر۔ ڈسکشن ٹودی پوائیٹ (To the point) ہو اور اسکا معیار اونچا رہے۔

25th September 1953 has been fixed for discussion on the Report of the Select Committee on the Hyderabad Tenancy and Agricultural Lands (Amendment) Bill, 1953. Notices of amendments, if any, to the Bill as amended by the Select Committee should be given in the Notice Office before Noon on 25-9-1953. The Bill will be taken up for consideration clause-by-clause on 28-9-1953.

ٹینسی بل سے متعلق امنڈمنٹس کی نوٹس دینے کے لئے ۲۰ تاریخ رکھی گئی ہے۔ بھوہ سے یہ کہا گیا ہے کہ بلس پرکے بعد دیگرے آرہے ہیں سپتیمبر کو ان پر غور کرنے کے لئے کافی موقع نہیں ہے۔ میں نے یہ طے کیا ہے کہ ۲۰ سپتیمبر تک ۱۵ کلائز (Clauses) تک امنڈمنٹس آجائیں۔ ۲۰ تاریخ سے ان پر ٹسکشن شروع ہو جائیگا۔ بقیہ کلائز پر ۲۸ تک امنڈمنٹس آئکرے ہیں۔ ۲۰ کو جنرل ٹسکشن ہو گے۔

Consideration of the report of the Select Committee on the Hyderabad District Boards Bill, 1952, will be taken up after the conclusion of the consideration of the Tenancy Bill.

میں بھی بتایا گیا ہے کہ آج ہی کی میٹنگ میں ڈسٹرکٹ بورڈز بل کے لئے سہلت چاہی جا رہی ہے۔ غالباً ختم ڈسٹرکٹ تک سہلت چاہی جا رہی ہے۔ لیکن وہ کیس ابھی میرتے پاس نہیں آیا ہے۔ ٹینسی بل کے بعد اس بل پر غور کیا جائیگا۔

The Business Advisory Committee is of opinion that the Select Committee on the Hyderabad District Boards Bill, 1952, be requested to complete their deliberations by the end of September 1953. The consideration of the following Bills will be concluded by 25-9-1953.

(i) L. A. Bill No. XIX of 1953 the Hyderabad Abkari (Amendment) Bill, 1953.

(ii) L. A. Bill No. XXIV of 1953 the Hyderabad Land Improvement Bill, 1953.

- ۲۰ سپتیمبر تک ان بلوں کو پاس کیا جائیگا۔

For this session questions scheduled to be answered on Saturdays will be answered on Mondays in addition to questions scheduled for Mondays. If necessary, half-an-hour more will be allotted on Mondays for this purpose.

سینئر ٹیم کے سوالات منڈے کو آئینگر۔ اور ضرورت ہو تو دیڑھ گھنٹہ سوالات کے لئے دیا جائیگا۔

میں روں (۶۲) پڑھکر سناتا ہوں۔

As soon as may be, after the report has been made to the Assembly, a motion may be moved by a member of the Committee designated by the Speaker "That this Assembly agrees with the allocation of time proposed by the Committee in

regard to such and such a Bill or Bills," and if such a motion is accepted by the Assembly, it shall take effect as if it were an Order of the Assembly.

Shri Shripadrao Newasekar (Aurangabad) : Sir, I beg to move :

"That this Assembly agrees with the allocation of time proposed by the Business Advisory Committee in regard to the following business :—

- (i) L. A. Bill No. XIX of 1953, the Hyderabad Abkari (Amendment) Bill, 1953;
- (ii) L. A. Bill No. XXIV of 1953, the Hyderabad Land Improvement Bill, 1953;
- (iii) L. A. Bill No. I of 1953, the Hyderabad Tenancy and Agricultural Lands (Amendment) Bill, 1953 and
- (iv) L. A. Bill No. XXXIX of 1952, the Hyderabad District Boards Bill, 1952.

This Assembly also agrees with the daily hours of business and also the number of working days in a week as proposed by the Committee."

Mr. Speaker : The Question is :

"That this Assembly agrees with the allocation of time proposed by the Business Advisory Committee in regard to the following business :—

- (i) L. A. Bill No. XIX of 1953, the Hyderabad Abkari (Amendment) Bill, 1953;
- (ii) L. A. Bill No. XXIV of 1953, the Hyderabad Land Improvement Bill, 1953;
- (iii) L. A. Bill No. I of 1953, the Hyderabad Tenancy and Agricultural Lands (Amendment) Bill, 1953 and
- (iv) L. A. Bill No. XXXIX of 1952, the Hyderabad District Boards Bill, 1952.

This Assembly also agrees with the daily hours of business and also the number of working days in a week as proposed by the Committee."

The motion was adopted.

Statement by Shri B. Ramakrishna Rao re : Ban on processions, Meetings, etc., in Medak.

Shri Guruva Reddy (Siddipet) : Mr. Speaker, Sir, The hon. Chief Minister has promised to make a statement today.

The Chief Minister (Shri B. Ramakrishna Rao) : Sir, I am ready.

مسٹر اسپیکر سر - کل یہاں ایک اڈجمنٹ موشن (Adjournment motion) پیش ہوا تھا - اسکے نامنظوری کے بعد میرے چند آنریل دوستوں نے اسمبلی سے پروٹوٹ میں واک اوٹ بھی کیا - میں واک اوٹ کے جواز یا عدم جواز یا اسکے پروپریاتی (Propriety) یا اپرورائیٹی (Impropriety) پر بحث کرنا نہیں چاہتا - اسکے ضرورت بھی نہیں ہے - اس سے پہلے ہی میں نے ہاؤس سے وعدہ کیا تھا کہ جس کیس کے سلسلے میں اڈجمنٹ موشن آیا ہے اسکے بارے میں واقعات معلوم کر کے ہاؤس کے سامنے پیش کروں گا - اسلئے میں صرف اسی پر اکتفا کرتا ہوں گے جو واقعات بتالئے گئے ہیں انہیں کی وضاحت کروں باقی چیزیں چھوڑ دیتا ہوں ہاؤس کی صوابدید پر - ان آنریل ممبرس کی صوابدید پر جو ایسے موقعوں پر اپنے کنڈ کٹ (Regulate Conduct) کو ریکولیٹ (Statement) کرنے ہیں -

میدک میں اس میں شک نہیں کہ بیونسپل الکشن ہو رہے ہیں - میدک کے ڈی - ایس - پی - کی روپرٹ پر میں نے خاص طور پر ڈی - آئی - جی کو یہاں سے بھیجا کہ وہاں کے واقعات معلوم کر کے تفصیلی روپرٹ پیش کریں - انکے بیان کی بنا پر میں ہاؤس کے سامنے یہ اسٹیٹمنٹ (Statement) دے رہا ہوں -

واقعہ یہ ہے کہ وہاں سکشن ۱۲۳ نافذ نہیں ہوا ہے - نہ تو لکھر نے ایسا آرڈر دیا ہے اور نہ مجسٹریٹ نے بینچس یا پروسیشنس کو بیان (Ban) کیا تھا یہ واقعہ ہی صحیح نہیں ہے - جو واقعہ ہوا ہے وہ یہ ہے کہ پولس ایکٹ کی دفعہ (۲۳) کے تحت وہاں ٹسٹرکٹ سپرینٹنڈنٹ پولیس کے آرڈر پر اے - ایس - پی نے ایک حکم جاری کیا تھا کہ جو کوئی پروسیشن نکالنا چاہتے ہیں یا میشنکس کرنا چاہتے ہیں وہ قبل از قبل اسکی اجازت لے لیں - دفعہ ۲۳ ٹسٹرکٹ پولیس ایکٹ کے تحت یہ حکوم ہے کہ پولیس کا کوئی عہدہدار ڈی - ایس - پی کی اجازت سے یہ حکم جاری کر سکتا ہے - لسکو اس بارے میں جو رسڈ کشن ہے - اس دفعہ کے تحت یہ حکم جاری کیا گیا - یہ اس کا یک گراؤنڈ (Background) ہے - میں اسکی بھی وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ اس قسم کے آرڈر کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی - کل جو تقریبیں ہوئیں میں مشکور ہوں میرے ان آنریل دوستوں کا جو اپوزیشن میں ہیں کہ انہوں نے یہاں پروٹوٹ کیا اور اڈجمنٹ موشن لایا - انہوں نے یہ بھی تسلیم کیا کہ الکشن یا

بائی الکشنس یا میونسپل الکشنس میں کہیں بھی حکومت نے سکشن ۲۳۳، نافذ نہیں کیا۔
بکھر اسکے پرخلاف یہ حکم جزی کیا کہ پولیس کو ٹھیک طور پر بندویست رکھنا چاہئے
اور پروسیشن کے ساتھ پولیس کو رعکر انتظام کرنا چاہئے - بہر حال پولیس نے جو حکم
جزی کیا تھا اس کی ضرورت بھی اسلئے پیش آئی کہ اس سے پہلے جوگی پیشہ میں
میونسپل الکشن کے موقع پر یہ دیکھا گیا کہ ایک پارٹی جس جگہ اپنا جسلہ کرنا
چاہتی اور اپنے انتظامات کرنیتی ہے وہاں دوسری پارٹی کے لوگ موجود ہو جاتے اور پہلی
پارٹی کے مائنک پر قبضہ کر لیجکر اپنی میٹنگ شروع کر دیتے - اس طرح دونوں پارٹیز میں
کلاش (Clash) ہونے لگتا ایسے ہی پروسیشن (Processions) وہاں
بھی نکلنے میں یہ ہوتا کہ کانگریس پارٹی کا پروسیشن شہاں سے جنوب کی طرف آ رہا ہو
تو کمیونسٹ سوشیلیٹ یا کسی اور رائیوں پارٹی (Rival party) پارٹی کا
پروسیشن اسی وقت جنوب سے شہاں کی سمت آتا - نتیجتاً لا اینڈ آرڈر میٹنگ کرنا مشکل
ہو جاتا - ایک دوسرے کو برا بھلا کھا جاتا - اور ایسا بھی ہوا کہ مجمع بڑا ہونے کی
صورت میں گلی گلوچ کی نوبت بھی آگئی - ایسے موقعہ پر لاثنی چارج وغیرہ کی نوبت
بھی آ سکتی ہے - لیکن ایسا واقعہ ہوا تو نہیں - غرض ڈی - ایس - پی کو جوگی پیشہ کے
تجربہ کے بعد یہ محسوس ہوا کہ مید ک میں جہاں کمیونسٹ پارٹی اور کانگریس پارٹی کے
کیٹیڈیٹس الکشن کے لئے کھڑے ہیں اور بہت دلچسپی اور جوش و خروش کے ساتھ
الکشن کمیٹیں جاری ہے تو انکو احتیل ہوا کہ وہ پروسیشن یا میٹنگ اگر ایک ہی
مقام پر ایک ہی جگہ کرنا چاہیں اور اس طرح تصادم ہو جائے تو لا اینڈ آرڈر میٹنگ
کرنا مشکل ہے - اسلئے انہوں نے یہ آرڈر دیا کہ پروسیشن نکالنا یا میٹنگ کرنا ہو تو
پہلے ہی اجازت لے لیجائے اور مقام کا نشچ (نیکھل) کر لیا جائے ،
تاکہ اس طرح ایک دوسرے میں تصادم کا موقعہ نہ پیدا ہو - سکشن ۲۳ پولیس ایکٹ
کے تحت یہ حکم دیا گیا - چنانچہ حکم دینے کے بعد دونوں پارٹیز کی جانب سے درخواستیں
پیش ہوئیں اور اجازتیں بھی حاصل کی گئیں - اور میٹنگس بھی چل رہی ہیں - لیکن
کل جس طریقہ پر ہاؤس میں الجرمنٹ موشن اس بارے میں پیش کیا گیا اسکو نظر
میں دکھتے ہوئے میں نے ڈی - آئی - جی کو اس ہدایت کے ساتھ وہاں روانہ کیا کہ
بہر صورت کوئی ایسی قید لکانا یا رسٹرکشن عائد کرنا میسے خیال میں الکشن کے
دوران میں کچھ اچھی نظر سے نہیں دیکھا جائیگا - اسلئے میں نے ڈی - آئی - جی کو
ہدایت دی کہ ڈی - ایس - پی کے حکم سے اے - ایس - پی نے جو آرڈر دیا تھا اسکو
کینسل (Cancel) کر دو - چنانچہ انہوں نے اس آرڈر کو کینسل کر دیا
اور اب کسی اجازت کا لزوم باقی نہیں ہے - ایک دن اس پر عمل ہوا تھا - اسکے باوجود
میں نے حکم دیا کہ پولیس کا بندویست زیادہ رکھنا جائے اور اگر ایک ہی جگہ
دونوں پارٹیوں کے لوگ میٹنگ کریں اور کلاش (Clash) کی نوبت آئے جس
سے امن میں خطہ پیدا ہو جائے تو خابطہ کی کارروائی کرنی چاہئے - اس ہدایت کے

మీలి దొర హరియుత్తేది ఎందు సాకోరెడవచు కేళదరు మత్తు ఇదరందే 1000 లక్షలు కారియాగుపుడిందు హేళదరు ఆదరి నైన్నే తానే క్షాషి కాబా సభివరు ఈ వచుష 1000 లక్షలు వాత తోయాయితేదు తిళసిచరు మత్తు ఖుళదువస్తు సాగువలి వాతపుడచ్చే కేలశ్చ అడ్డిగిజు బంధవేందూ హేళదరు. ఈ భూ సాధారణా మసాదియు ఈ ముచికివాగి బంధు కానూను రెండచిన్ని బందిద్దే ఈ ఆదర సాకాయి దింద ఈగ కెంచుబురువ ఆశచెసిగజన్ను దూరమాడబుకుదాగిత్తు. సుపూరు 1000 లక్షలు భూమియాట యావ బేసియున్న నావు బేసియులారదే హేడేశ్వరు. ఇదచ్చుగి నాను కేళువుడేనేందరి ఈ మసాదియు (Not a day too soon) బంధు దిసపూ వుంశితవాగి బందిల్లి ఆదరలూ ఈగ బందిదే ఇదచ్చుగి సంతోష స్వుగతే. ఈ మసాదియుల్లి బందికఱు అంకగళు స్పెల్చు దోషగళంద కూడిదే ఎందు ననగనిషుక్తదే. మసాదియు నాల్కునేయ కలను (Section) నల్లి సాధారణియ యోజనిగళన్ను తయారించలు మత్తు అపుగిజన్ను జారిగి తరలు మసరనేయ కెలవినల్లి కేళిరిసిదంతి బంధు భూసుధారణా సమితియున్న రజిసెబకుదేందు కేళది. ఈ భూసుధారణియ సమితిగి రాజస్ప ముండువ ఒప్పుసరఫ్చు ఆఘ్యుక్కురు నీరావరియ ముఖ్య ఇంజనీరియార, అరజుగళ ముఖ్య కెనాసరావేటరా మత్తు కృషి శాఖియ జ్యేర్చెర ఇవరిగళు సదస్యరు, ఈ రీతి భూ సుధారణా సమితి ఏపటముక్తదే. ఆదరే ఇదరిల్లి జనకియ అభివృత్యాయివన్ను బింబిసివ యావ వ్యవస్థియాం కాణబడువదిల్లి. కేవల అధికారిగళ బంధు సమితి హీగాసుషుదరింద ఈ మసాదియుల్లి హేళాద (Schemes) జారి యాల్లి తరువురచల్లి సాకష్ట యతస్సు దొరియలిక్కిల్లావేచ భయ ఉంటు. ఈగిన మన్వంతరదల్లి నమగి కంచుబరుపుడేనేందరి, యావదే సార్జనిక యోజనిగళల్లి జనకియ ప్రతినిధిగళ సహకార బేంబలపు సిక్కిదిద్దరి ఈ యోజనియున్న సాకష్ట యతస్సు రీతియల్లి జారిగి తరువుదు కష్టవాగుత్తదే. ఇదచ్చుగి నన్న బంధు సొజనే ఏసేందరి, భూసుధారణా సమితియల్లి జనకియ ప్రతినిధిగిజన్ను సేరిసికొచ్చుపుయు అత్యవశ్య. జల్లీయ మట్టిదల్లి (District level) సక్క బంధు సమితియున్న ఏపట దిసి వెతేష పరిస్థితిగి అస్పుయిసువంతి యోజనిగళన్ను కాయ్యారిపదల్లి తరలు సాధనవాగుత్తదే. బంధు తీస్తున్నింద తరువుడక్కాగి ఈ ఏపాటు అవశ్యవేందు ననగి తియుత్తదే. నమ్మిత్తు విషయ ఏనేందరి, ఈ యోజనియున్న జారిగి తరువాగ ద్వితరు స్టేటులు భూమిగళల్లి యోజనియున్న కాయ్యాగత మామువ ఇచ్చి ఇద్దరి సాధనపు క్షేగిల్కాబారదు ఎందు హేళుత్తేని. ఆస్కేపణిగిజన్ను ఎత్తలు యోజనియు ప్రశాసనమాద గా దినగళ బంధు ఆవధియున్న విధిసిదే. నన్న అభివృత్యాయదల్లి నమ్మిత్తు యైత్తు ద్వితరు ఈగిన బంధు పరిస్థితి, ఆదర విద్యు, సార్జనిక వివయిగళల్లి ఆవు తీస్తిరిస్తిరువ బంధు తరద అనాదర ముంతాదవుగిజన్ను నేనేదరి, లేక్కచ్చే తేగెదు తీంండరి, గా దినద బంధు ఆవధి సాకాసుషుదిల్లివేందు ననగన్నిసుత్తదే. ఆవసిగి శాస్త్రపక్క బంధు కింగళు ఆవధి కొడబేచు. అదు ఉచిత సాకారద ఈ యోజనిగళు సాధ్యవాగుపుడచ్చే ఈ బంధు కింగళ ఆవధి ఆవశ్యక. ఈ రీతి ఆవశక కొడుపుదరింద

తు మండలచేయన్న జారిగె తరువుదక్కే బహమత అనుకూలవాగువువు ఎందు హేఠ న్నె భావణవన్న మంగిస్తేనే.

* شری وی۔ ڈی۔ ڈی. اسپن్ధ (اپا گورో) - مسٹر اسپیکر سر۔ ہندوستان میں اور حیدرآباد نشیث میں بھی اس وقت سب سے بڑا سوال جو ہے وہ زمین کا ہے۔ زمین کو نہیک کرنے اور اسکی پیداوار بڑھانے کے لئے جو بل اسیبلی میں پیش ہوا ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت ضروری تھا۔ اسکی ضرورت کو ہم سب محسوس کرتے ہیں۔ لیکن پہلے میں یہ کہونگا کہ زمین کو تو ہمیں درست کرنا ہے اور ہم ضرور کریں گے لیکن زمین کا سب سے بڑا سرمایہ اگر کوئی ہے تو وہ کاشت کرنے والا کسان ہے۔ جو لینڈ ریفارمس بل ہاؤز کے سامنے آنے والا ہے اسکے تحت اگر ہم جوتئے والے کو زمین کا مالک بناسکیں تو میں سمجھتا ہوں کہ ہماری اسکیمز (Schemes) کامیاب ہوسکتی ہیں۔

سنہ ۱۹۴۱ع سے کئی برس پہلے ایسا اقدام کرنے کی کوشش کی گئی لیکن ہم جانتے ہیں کہ یہ کوشش اب تک ناکام رہی ہے۔ ناکامی کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ کسان کو ہم نے ایسے موقع فراہم نہ کیا کہ وہ اپنی محنت کو اپنی زمین پر صرف کر سکے۔ اس سلسلہ میں بحث کرتے ہوئے میں یہ کہنے پر مجبور ہوں کہ جاگیرات کو ختم کرنے کا اور کسانوں کو زمین دینے کا جو نعرہ ہم نے بلند کیا تھا وہ ایسے بلس (Bills) سے پورا نہیں ہوسکتا۔ نظام ماساگر کے تحت جو اریگیشن کی اسکیم پچھلے کئی سال سے عمل میں آ رہی ہے اسکے بارے میں بہت سے ماہرین کا کہنا ہے کہ اسکے پانی سے جس طرح استفادہ کیا جانا چاہئے نہیں کیا جا رہا ہے۔ جو زمینات کاشت کے تحت لائی جاسکتی ہیں نہیں لائی گئی ہیں۔ تنگبھروں پر اجٹ کے تعلق سے بھی یہی کہا جا رہا ہے کہ مائینر کنالس (Minor Canals) جیسے اچھے ہونے چاہئے تھے نہیں ہیں۔ ان مقاصد کو ایسے بل سے پورا کیا جاسکتا تو میں سمجھتا کہ واقعی یہ بل فائدہ مند ثابت ہو گا۔ اس میں ایک اور خامی ہے وہ کہ گورنمنٹ نے کوئی ذمہ داری راست طور پر اپنے آپ پر نہیں لی ہے کہ لینڈ روینیو (Land Revenue) (Preamble) میں پسپر خرج کریں گے۔ جس طرح بھی ایک کے پری ایبل (Preamble) میں ایسی چیزوں کو صاف کر دیا گیا ہے۔ میں آپکو وہ سنانا چاہتا ہوں۔

Whereas it is expedient to provide for the making and execution of schemes relating to the construction of tanks, embankments and other works, the prohibition and control of grazing for the purposes of preservation of soil, prevention of soil erosion, improvement of water supply and other matters in order thereby to protect lands in the province of Bombay and for charging certain expenditure on the revenue of the Province.....

اس میں صرف طور پر یہ ذمہ داری قبول کی گئی ہے کہ حکومت کے پیسے میں سے کوئی خرچ کیا جائیگا۔ ایسی صورت میں ہی اپریومنٹ راست طور پر ہوگا۔ سکشن (۱۰) میں بتایا گیا ہے کہ حکومت زمین کو درست کریکی اسکے بعد اقسام کے ذریعہ کسانوں سے پیسے حاصل کیا جائیگا۔ اس سلسلہ میں صاف طور پر اپنی بالیسی کو واضح کر دیا جاتا تو مناسب ہوتا۔ ایک اور چیز جسکی طرف اشارہ کرنا چاہتا ہوں وہ یہ کہ بمبئی کے ایکٹ میں یہ چیز صاف طور پر بنا گئی ہے کہ وہاں ڈسٹرکٹ والائیز بورڈ قائم کرنے جائیں گے۔ یہاں بھی اوسی طرح کا لینڈ اپریومنٹ بورڈ (Land Improvement Board) ہو تو مناسب ہے۔ ایک بورڈ سنٹر میں بینہکر کام کرے وہ مختلف اصلاح کی ضروریات کو شائد پورا نہ کرسکے گا۔ جید ریاباد میں کئی ریجنس (Regions) ہیں کسی ریجن (Region) پر شائد وہ زیادہ توجہ کرے اور کسی ریجن یا کم توجہ کرے۔ اگر ڈسٹرکٹ اپریومنٹ بورڈ رکھا جائے تو وہاں جو دیہات ہیں انکے حالات کا لحاظ رکھتے ہوئے سوچا جاسکیا۔ اسلئے بہتر ہو گا کہ بمبئی کی طرح یہاں بھی عمل کیا جائے اور ڈسٹرکٹ والائیز بورڈ قائم کیا جائے۔

تیسرا چیز جو بمبئی کے ایکٹ میں میں نے دیکھی وہ اس میں نہیں ہے۔ اس بورڈ کے کمپوزیشن کے سلسلہ میں ہے۔ کمپوزیشن کے سلسلہ میں عوام کا تعاون حاصل کرنے کے لئے حکومت کو قدم اٹھانا چاہئے۔ اس بل میں ہم یہ دیکھ رہے ہیں کہ آفیشل طور پر اس بورڈ کو چلا دیا جائیگا۔

اسکے سب کلاز (۳) میں جو کہا گیا ہے اسکے لحاظ سے بورڈ کا کمپوزیشن حکومت کی مرضی پر رہیگا لیکن ان آفیشل ایلیمنٹ (un-Official element) اور عوام کا تعاون حاصل کیا جاسکے گا یا نہیں اس سے واضح نہیں ہوتا۔ بمبئی کے ایکٹ کا سکشن (۲) میں ہائز کے سامنے پڑھتا ہوں۔

Section 3 of Bombay Act

The Provincial Government shall constitute in each District a Board consisting of the Collector, the District Agricultural Officer, the Regional Conservator of Forests and such non-official persons not exceeding 2, as may be appointed by the Government.

بمبئی کے ایکٹ میں صاف طور پر ان آفیشل ایلیمنٹ لیئے کے باہم میں بروویژن رکھا گیا۔ میں اس ایکٹ کو تمنونہ کے طور پر پیش کرنا ضروری ہی نہیں سمجھتا۔ کیونکہ یہ ایکٹ سنہ ۱۹۵۲ع میں پیش ہوا اور اسی میں ترمیمات ہوتے رہیں۔ بعد میں جب

ہاری عوامی حکومت آئی تو اوس زمانہ میں یہ مسوس کیا گیا کہ ہر بورڈ کو بھی زیاد سے زیادہ عوام کا تعاون عمل حاصل کرنے کے لئے کچھ نہ کچھ الکشن کے اصول کو اس میں لانا ضروری ہے ۔ یہاں بھی ہائز کے سامنے نئی نئی بورڈ بل آیا ہوا ہے ۔ اسکے تحت ہر ڈسٹرکٹ بورڈ چنانچہ والا ہے۔ لیکن بورڈ کو کوئی نئی ثبوت (Constitute) کرنے وقت اس میں کم از کم آدھے سے زیادہ اراکین عوامی نمائندے رکھنے جانے چاہئیں ۔ اگر ایسا ہوتا ہے مسجہتا ہوں کہ ڈسٹرکٹ بورڈ کے کاروبار میں سودا ہا (سُقیفہ) ہوگا اور آفیشل ایمینٹ (Official element) اور الکٹھ ایمینٹ (Elected element) جب ایک جگہ آجائیں گے تو بہت زیادہ فائندہ ہو گا وہ لوگ مقامی معلومات حاصل کر کے امپروینٹ کا کام ہاتھ میں لے سکتے ہیں ۔ اس وجہ سے اس بل کے کلاز (۲) میں مناسب ترمیم کی جائے تاکہ عوامی ایمینٹ کو اس کے ساتھ رکھا جاسکے ۔ ایک چیز یہ بھی ہے کہ کسی خاص ایریا کے بارے میں حکومت کی طرف سے انکوائری آفس (Inquiry office) قائم کیا جائیگا کہ کون کونسی زمین درست کرنا چاہئے ۔ یہ آفس اسکے متعلق ریورٹ پیش کرے گا ۔ اس کے لئے بھی ضرورت اس بات کی ہے کہ ایسی زمینوں کے مالکوں کا تعاون عمل حاصل کرنے کے لئے مشتری قائم کی جائے ۔ اس مسلسلہ میں بہتر ہو گا کہ پانچ یا پانچ سے زیادہ اشخاص کی ایک اڈوائیسی کمیٹی (Advisory Committee) (قائم کر دی جائے ۔ اس کے مشورہ سے یہ طے کیا جاسکتا ہے کہ کونسی اسکیم کو لینا چاہئے اور اسے کس طرح عمل میں لانا چاہئے ۔ اس میں ایک حد تک اسکے نجایش رکھی گئی ہے کہ اسکیم آنے کے بعد عوام اس کے متعلق رائے دے سکتے ہیں ۔ لیکن اسکے قبل ہی اگر زمین کے مالکوں کی طرف سے چنی ہوئی با قام زد کردہ کمیٹی قائم کر دی جائے تو وہ انکوائری آفسر ان سے تعاون کر کے ریاہد اچھی طرح اس اسکیم کو عمل میں لاسکیگا ۔ اس قسم کی مشاورتی کمیٹیاں اون ایریا ز کے اندر جہاں یہ اسکیم لی جانے والی ہو قائم کی جاسکتی ہیں ۔ وہاں کے لینڈ ہولڈرس اپنے طور پر ایسی کمیٹیوں کے ممبرس کو نام زد کر سکتے ہیں ۔ جیسا کہ میں نے عرض کیا ڈسٹرکٹ بورڈ میں آدھے سے زیادہ نمائندے چنے ہوئے ہوں ۔

اسکیم کے بارے میں والئے دینے کے لئے پندرہ دن کی مدت رکھی گئی ہے تاکہ کسی کو اگر یہ اسکیم پسند نہ آئے تو وہ پندرہ دن کے اندر عذر اور پیش کو سکے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ مدت بہت کم ہے ۔ خاص طور پر اس لئے کہ کسان ان پڑھ لیو جاہل ہوتے ہیں ۔ اس لئے یہ جو چیز رکھی گئی ہے کہ اسکیم پیش ہوئے کے بعد اس مدت میں غور کیا جا کر والئے دینا چاہئے ۔ یہ غلط ہے ۔ اس لئے میرا سمجھاؤ یہ ہے کہ پندرہ دن کے پڑھ اگر دو مہینے کی مدت ہوتا مناسب ہے ۔ کلاز (۶۶) کے تحت یہ ہے کہ اگر تدھیسے زیادہ لوگ اس اسکیم کے خلاف ناراضگی بتائیں تو بورڈ میں اسکیم کو پھنس کر دے کے چلے گا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ ابھی

چیزیں جہاں تک ہو سکے والٹری یسمن () پر کی جانی چاہئیں اگر سختی برقی جائیگی تو نامناسب ہوگا۔ کیونکہ آج کل کے جو کچھ حالات ہیں وہ ظاہر ہیں۔ کسانوں کو زمین نہیں مل رہی ہے۔ وہ لوگ ہر مرے معانشی ڈھانچے سے ناخوش ہیں۔ زمینداری ڈھانچے ابھی تک قائم ہے۔ آج غریب اور کسان اس قابل نہیں ہیں کہ ان سختیوں کو برداشت کر سکیں۔ اس لئے میں محسوس کرتا ہوں کہ حتی الامکن اس کو والٹری یسمن پر رکھنا چاہئے۔ ایسی چیزیں اون کی مرضی سے عمل میں آئی چاہئیں۔ اس لئے اس میں یہ جو اصول رکھا گیا ہے کہ اگر آدھے سے زیادہ سبجر ناراض ہوں تو حکومت خود اس اسکیم کو یا سکرے گی اور عمل میں لائے گی قامناسب ہے۔ میرا سمجھاؤ یہ ہے کہ جس ایریا میں اس اسکیم کو عمل میں لانا ہو اوس ایریا کے کم از کم ۲ / ۳ لوگ اگر اس کو منظور نہیں کرتے تو اس کو عمل میں نہیں لانا چاہئے۔ کیونکہ کسی مختص ایریا کے لوگوں کی دو تہائی تعداد جب تک راضی نہیں ہو گئی اوس وقت تک کوئی اسکیم عمل میں نہیں لائی جاسکے گی اور وہ ناکام ہو گئی۔ اس لئے دونہائی لوگوں کی رضامندی اس سلسلہ میں حاصل کرنا مناسب ہوگا۔ ٹیننسی بل کے سلسلہ میں کنسالیڈیشن () کے مسئلہ پر بھی ہم نے اپنے خیالات کا اظہار کیا تھا اور وہاں بھی ہم نے اس چیز کا اظہار کیا ایسی اسکیموں کو عوام کی رائے سے عمل میں لانا چاہئے یا کم از کم کافی سے زیادہ رائے اون کی حاصل ہو گئی۔ تب ہی ایسی اسکیموں کو عمل میں لانا ممکن ہے سکتا ہے۔ اس لئے میرا سمجھاؤ یہ ہے کہ اس پر اوپرزاو () کو اس طرح تبدیل کیا جائے کہ جب تک دونہائی لوگ راضی نہ ہو، حکومت بھ جیرا۔ اس کو عمل میں نہیں لائے گی۔ کم از کم دونہائی لوگوں کا موافق ہونا ضروری ہوگا۔ اس قسم کی اسکیمیں جب عمل میں لائی جاتی ہیں وہ اکریکیشیو (Executive) کی طرف سے جو سختیاں کی جاتی ہیں اون کی بہت سی شکایتیں ہاؤز کے سامنے آجی ہیں۔ آنریبل معبرس نے شخصی طور پر ان چیزوں کو پیش کیا کہ کس طرح ایسی اسکیموں کے اکریکیشیون (Execution) جو گڑیڑ ہوتے ہیں۔ کروپشن (Corruption) تو ہوتا ہی ہے۔ میں یہاں اس کا ذکر نہیں کروں گا۔ لیکن دیگر طریقوں سے بھی عوام کو تکلیف الہائی پڑتی ہے۔ چنانچہ شولا ہور سرکٹ کے ایک آنریبل سبجر نے میرے سامنے یہ چیز رکھی تھی کہ پنڈنگ (Bunding) کے سلسلہ میں وہاں اسیکن طریقہ پر کام کیا جا رہا تھا تو کسانوں نے کہا تھا کہ جو طریقہ آپ عمل میں لاریٹھ ہیں وہ مناسب نہیں۔ وہ مناسب تھا یا نہیں وہ عملی طور پر اون لوگوں کو معلوم ہوگا۔ لیکن میں یہ بہتر سمجھتا ہوں کہ جو اکریکیشیو آئیس جس ایریا میں اس اسکیم کو عمل میں لائیں گے وہاں کے سالکان آراضی سے مشورہ لینا ضروری ہوگا۔ اس لئے اوس کے لئے بھی پانچ یا پانچ سے زیادہ اشخاص کی ایک کمیٹی بورڈ کی طرف سے قائم کی

بائے تاکہ اس اسکیم کے اکریکیوشن میں مدد حاصل ہو سکے اور اون کے مشورہ سے امن اسکیم کو عمل میں لانے کی کوشش کی جاسکے ۔

ایک چیز جو میں بھول گیا تھا وہ یہ ہے کہ اس بل میں یہ چیز رکھی گئی ہے کہ اگر پچاس فیصد زمین کے مالک اس اسکیم کی مخالفت کرتے ہیں تو پھر اسکو حکومت کی طرف بھیجا جائیگا ۔ پچاس فیصد زمین کے مالک کسی ایریا میں دو آدمی بھی ہو سکتے ہیں ۔ تعلقہ گنگا پور میں ایسے بھی زمیندار ہیں جو آدمی سے زیادہ زمین کے مالک ہیں ۔ اگر وہ کہیں کہ مجھے بندنگ اسکیم (Bunding scheme) پہنند ہے تو وہ عمل میں لائی جائیگی خواہ دیہاتیوں کی اکٹریت اس پر راضی نہ ہو ۔ چونکہ ایک شخص جو تعلقہ کی آدمی سے زیادہ زمین کا مالک ہے اگر وہ کہتا ہے کہ یہ اسکیم اچھی ہے یا اچھی نہیں تو اس اسکیم کو عمل میں لایا جائیگا یا روک دیا جائیگا ۔ اس لئے میرا سمجھیں یہ ہے کہ ایریا کی شرط نہ رکھتے ہوئے لینڈ ہوئُرس کی تعداد کی شرط رکھنا مناسب ہوگا ۔ دو تھائی مالکان اراضی اس سے متفق ہونے کی صورت میں اسکیم عمل میں لائی جانا چاہئے ۔ کیونکہ اگر ایسا ہو تو ایک آدمی مالک زمین ہی پوری اسکیم کو رد کر سکیگا یا قبول کر سکیگا ۔ اس اسکیم کو عمل میں لانے کے سلسلہ میں کچھ حقوق حکومت نے اپنی طرف لئے ہیں ۔ اگر عوام کی جانب سے یہ اسکیم عمل میں ہ لائی جائے تو حکومت خود اس اسکیم کو اپنی طرف سے عمل میں لائے گی ۔ اور خرچ بھی برداشت کرے گی اور بعد میں ریونیو کی طرح اس کو وصول کیا جائیگا مجھے اس میں ایک دقت محسوس ہو رہی ہے ۔ ہمارے جو کسان پانچ دس ایکر کے مالک ہیں اور جو اپنے کھیت بھی نہیک طریقہ سے نہیں جوٹ سکتے جن کے پاس بیج کے لئے ہل اور بیل لانے کے لئے پیسے بھی نہیں ہوتے ان کو اگر اس پر جو رکیا جائے گی اگر وہ اس اسکیم کو عمل میں نہ لائیں تو حکومت خود اس اسکیم کو عمل میں لاءکر اسکا پیسہ اون سے وصول کریں گی تو اون کے لئے مشکل کا باعث ہو گا ۔ اسکا نتیجہ یہ ہو گا کہ اون کے پاس چار پانچ ایکر کا جو نکلا ہو گا وہ بھی انہیں چھوڑنا پڑیگا ۔ میرا عرض کرنا یہ ہے کہ اس طرح کی سختی برناکس حد تک مناسب ہو گا ؟ حکومت اس اسکیم کو عمل میں لائیگی اس پر رقم خرچ کریگی اور انساط میں لوگوں سے رقم وصول کریگی ۔ اسکے ساتھ ساتھ اس بل میں اس امر کی گیارشی بھی نہیں دیکھی ہے کہ اگر وہ رقم ادا نہ کرے تو اوسکی زمین جو چار پانچ ایکر پر مشتمل ہو گی کھینچ لینے کی نوبت نہیں آئیگی ۔ جب یہ گیارشی حکومت نہ دے تو ظاہر ہے کہ اس کو اپنی زمین چھوڑ دینا پڑیگا ۔ ایسی صورت میں کس طرح کسان اس اسکیم کا ساتھ دے سکتے ہیں ۔ اگر حکومت اس پر پیسہ خرچ کرے اور کسانوں سے چھوٹے چھوٹے انساط میں پیسہ لے تو ممکن ہے وہ اس پر راضی ہو سکتے ۔ لیکن اسکے ساتھ ساتھ اس امر کی بھی گیارشی ہوئی چاہئے کہ کسی بھی وجہ سے ہو اونکو اپنی زمین چھوڑ نے کی نوبت آنے نہیں دیجائیگی ۔ غالباً اس چیز کو اس بل میں اسلئے رکھا گیا ہے کہ جہاں اریکیشن دراجکس

ہیں مثلاً نظام ساگر وغیرہ کے علاقے وہاں سختی سے اس کو عمل میں لانے کے لئے رکھا گیا ہے۔ لیکن آنریل منسٹر اس کو واضح کریں کہ اس کے نتیجہ کے طور پر کسانوں کو اپنی زمین چھوڑنے کی نوبت نہیں آئیگی۔ اس کلاز کو دی ڈرافٹ (Redraft) کرنے کی ضرورت ہے۔ اسکے علاوہ رقم کی ادائی کے لئے سہل اقسام رکھنے چاہیں۔ اس کلاز میں انسٹالمنٹس (Instalments) کی تعداد مقرر نہیں کی گئی ہے۔ اس کے بعد ریپرس کے سلسلہ میں پروویزن ہے۔ اس بل کا آخری کلاز (۱۵) میں ہائز کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔

" Any person who contravenes or causes any contravention of any of the provisions of a scheme which has come into force under Section 6, or any regulation made under Section 7, or does any act which causes damage to any of the works carried out under the scheme, or fails to fulfil any liability imposed on him under Section 12 shall on conviction be punishable with fine which may extend to Rs. 100 or with simple imprisonment for a period which may extend to one month or with both."

میں سمجھتا ہوں کہ اس کلاز کی ضرورت نہیں تھی۔ اس میں جو ایریا بنائے گئے ہیں وہ کونسرے ہیں میں ہاؤز کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ اسکے علاوہ حکومت یہ اختیار بھی لیتی ہے کہ اگر کوئی شخص اسکو عمل میں نہ لائے تو سو روپیہ جرمانہ اور امپریزمنٹ (Imprisonment) بھی ہوسکیگا۔ کلاز (۸) میں کہا گیا ہے کہ اگر کسی کام کو عمل میں نہ لایا گیا تو حکومت خود اس کام کو اپنے ہاتھ میں لیکر کریگی اور اسکے پسے روپنیوں کے طور پر وصول کریگی۔ جب یہ پروویزن موجود ہے تو پھر اوس پر سختی کرنے یا عمل میں نہ لائے کی صورت میں فائل (Fine) وغیرہ کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ اسکے علاوہ اگر کوئی دوسرا آدمی اسکو ڈیمیج (Damage) پہنچائیگا تو اسکو بھی مزا دیجائیگی میں سمجھتا ہوں کہ اسکی بھی ضرورت نہیں تھی ہمارے پاس اس کے لئے معمولی قانون موجود ہے۔ اگر کوئی میزے کی گہر کی دیوار کو قصان پہنچاتا ہے تو میں قانونی چارہ کار اختیار کر سکتا ہوں۔ خاص طور پر پروویزن وکھنے کی ضرورت نہ تھی۔ ویپرس (Repairs) کے سلسلہ میں کلاز (۱۶) سب کلاز (۲) میں یہ ہے کہ :-

" If any such person fails to maintain or repair the work within the time fixed by the Tahsildar under Sub-Section (1) the Tahsildar shall himself get the work executed or repaired and recover the cost thereof from such person.

ویر کے لئے ایک انتظام رکھا گیا ہے اگر کسان خود نہ کرے تو حکومت کرے کی اور اسکے اغراض کلاز (۱۵) میں بدلنے کئے ہیں۔ لیکن جب لیٹ روپنیوں کے طور پر

حکومت اپنا خرچہ وصول کر لیگی تو پھر سزا دینے کا سوال پیدا کرنا میں مناسب نہیں سمجھتا۔ یہ میزرس (Measures) والٹریلی (Voluntarily) عمل میں لائے جائیں تو زیادہ فائدہ مند ہو سکتے ہیں۔ اگر والٹری ایلمیشن زیادہ رکھئے جائیں اور حکومت اور کسان باہم مل کر کام کریں تو اس اسکم کو عمل میں لا جاسکتا ہے۔ لیکن یہاں سختی کا نظریہ قائم کیا گیا ہے اور کلاز (a) ایک تعزیری دفعہ معلوم ہو رہا ہے۔ وکلاً صاحبان اسکے متعلق بتلاسکر ہیں کہ یہ کیسا دفعہ ہے۔ لیکن میں محسوس کر رہا ہوں کہ کلاز (a) مناسب نہیں ہے اسکو تکل دیا جاتا چاہئے۔ یہی چند چیزوں تھیں جو میں اس ایکٹ کے سلسلہ میں عرض کرنا چاہتا تھا۔ لیکن میں حکومت سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ایسے قوانین جنکا لا کھوں کروڑوں لوگوں سے تعلق ہوتا ہے وہ لائے جانے ہیں اور چار پانچ دن یا ایک ہفتہ کے اندر ان کے پارے میں رائے دینے کے لئے کہا جاتا ہے۔ کسانوں کے حالات اور دیگر اشیائیں کے قوانین کی روشنی میں اسکو دیکھنے کا موقع نہیں رہتا۔ اس بل کے خلاف مجھے کچھ کہنا نہیں ہے لیکن میں ضرور یہ کہوں گا کہ اس کا چونکہ هزاروں لا کھوں لوگوں سے تعلق ہے اسلئے قانون بننے سے پہلے تمام پارٹیوں کو باہمی طور پر بحث کرنے کا موقع دیا جائے تو زیادہ مناسب ہے۔ میں نے بمبئی ایکٹ پڑھنے کی کوشش کی لیکن کوئی ترمیم نہ دے سکا حالانکہ کئی پروپرٹیس ترمیم طلب ہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ آئندہ تمام پارٹیز سے کنسٹولٹ (Consult) کیا جائیگا۔ چھ منٹر صاحب نے ایک کمپنی میں یہ وعدہ کیا تھا کہ تمام پارٹیز سے بات چیت کو کے قانون بنایا جائیگا۔ خیر اس قانون کے لئے موقع نہ ملا ہوگا لیکن آئندہ ایسا کیا جائے تو مناسب ہے۔ آخر میں مجھے اس ایکٹ کے تعلق سے یہی کہتا ہے کہ اسکو زیادہ سے زیادہ والٹری (Voluntary) بنایا جائے۔

*شری گو بال راؤ اکبوئے (جادو گھاٹ)۔ منٹر اسیکر سو۔ لینڈ امپریمنٹ (Land Improvement) کے سلسلہ میں جو بل پہلو خواندگی کے لئے پیش ہوا ہے اس پر دو چار اعتراضات کئی گئے ہیں۔ اسی پورے ہل کے ڈھانچہ بر اکر غیر کیا جائے تو یہ معلوم ہوتا ہے آئیشن (Officials) پر مشتمل ایک بولٹ نایا جائیگا جہاں سے اس اسکم کا آغاز ہوتا ہے۔ وہ اسٹرکشن (Instructions) کو کہنے کے کسی ایسے آئیسر کو (ان خصوص اخراض کے لئے جنکا دعوات میں تذکرہ ہے) اسکم کا ڈرائیٹ (Draft) تیار کریں گا۔ یہ اسکم ڈرائیٹ ہونے کے بعد کلکٹر کے پاس جائیگی اور کلکٹر انکو اپنی آئیسر مقرر کریں گا اور وہ مقرر کردہ انکو اپنی آئیسرجن لوگوں پر اس اسکم کا ارجمند تھے انکے اعتراضات ستئے کے بعد اسکو مالیہ ہائی (Modifying) کر کے کلکٹر کے پاس پہنچا جائیں گا۔ کلکٹر اس پر اپنا اکسپلینیشوری نوٹ (Explanatory note) لکھ کر اسکو بولٹ کے پاس پہنچیں گا اور بولٹ اسکو اپنے

(Approve) کریکا یا ریجکٹ (Reject) کریکا جسی کہ صورت ہو۔ اسکے بعد ایک اکزیکیٹیو آفیسر (Executive Officer) ہوگا جسے اس اسکیم کو اکزیکیٹ کرنے کے لئے بھیجا جائیگا اور اس اسکیم کا اکزیکیٹیون ہونے کے بعد اس میں جو خرچہ ہوتا ہے اکزیکیٹیو آفیسر ہی ان لوگوں سے جنکی کہ زمین سدھاری گئی ہے مناسب اقسام میں پیسہ وصول کریکا۔ یہ بعد کی بات ہے کہ اسکو میٹنے کرنے کے لئے ایک میٹنیشن آفیسر (Maintenance Officer) یا ایسی ہی کوٹ دوسری مشتری رہیگی۔ اس طرح قدم پر اس مشتری کے پڑے علاحدہ عجلہ ہیں جو بورڈ سے لیکر میٹنیشن آفیسر تک ایک مکمل ڈھانچہ بناتے ہیں۔

امن بل کو سرسی طور پر پڑھنے کے بعد پہلا ایدیا (Idea) یہ آتا ہے کہ جس طرح کمبلسری ایجوکیشن کی بنیاد رکھی گئی ہے وہی ایدیا حکومت کا یہاں بھی ہے۔ لینڈ اپرومنٹ کے اسکیم صرف دو ہی طریقوں سے عمل میں لائے جاسکتے ہیں۔ ایک تو کوآپریٹیو بیسنس (Co-operative basis) یعنی باہمی تعاون پر چھوٹے چھوٹے کاشتکار ملکر ایک اسکیم تیار کریں اور والٹری طریقہ پر اسکو اختیار کیا جائے تاکہ لینڈ کو اپروو (Improve) کر کے اپنی زندگی سنواریں یا دوسرا طریقہ یہ ہو سکتا ہے کہ گورنمنٹ اس کام کو خود اپنے ہاتھ میں لیکر اسکیم کو ہایہ تکمیل کو پہنچائے۔ یہ دونوں صورتیں ایسی ہیں جن پر برسون پہلے سے کافی تجربہ کیا جا چکا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ کٹی اور جگہوں کی حکومتوں کی طرح ہماری حکومت بھی اسکو اختیار کر رہی ہے۔ لیکن معلسلہ کولوگوں پر چھوٹے سے کام نہیں چلے گا اور نہ لوگ اتنی بڑی ذمہ داری لے سکتے ہیں۔ یہ ہمارا تجربہ ہے کہ وہ کہیتاً ذمہ داری اپنے کاندھوں پر لیکر اسکیم کو پورا نہیں کر سکتے۔ اسلئے ان اسکیات کو عملی جامہ پہنانے کے لئے اس کمپلشن (Compulsion) کے عنصر کو اس قانون میں داخل کیا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں چند اور سجیشن (Suggestions) میں آریل منسٹر کو دینا چاہتا ہوں اور جو اعتراضات کئے گئے ہیں انکی طرف خود ان آریل مجرموں کی توجیہ مبنیوں کرانا چاہتا ہوں جنہوں نے کہ اعتراض کیا ہے۔

اوٹر (Owner) کے تعلق سے اگر وہ ڈیفینیشن (Definition) ملاحظہ کرتے تو ابھی وہ اعتراض نہیں جو انہوں نے کیا ہے۔ اوٹر کی تعریف میں مالک (مشتری کا ہو خواہ مفرد) کے علاوہ پٹھ دار، شکمی دار اور پروتکٹڈ لینڈٹ (Protected tenant) کو بھی شامل کیا گیا ہے۔ اس لحاظ سے جو اعتراض کیا گیا ہے۔

شری وی۔ ڈی دیشپالٹ میں اعتراف یہ تھا

“Provided that if the owners of more than fifty per cent. of the area of the land included in the scheme....”

اوٹر بورڈ میں ہے کہ ہولڈر ہو۔

شری گو بال راؤ اکبوٹے - میں اس طرف آرہا ہوں - دوسرا اعتراض جو کیا گیا تھا وہ کلاز ۱۵ پرتھا - اس سلسلہ میں میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جس بل میں بنیادی طور پر کمپلشن کے عنصر کو تسلیم کیا گیا ہے وہ کسی حد تک زیادہ بھی ہو سکتا ہے اس سے خود حکومت کا تصور یہ ہے کہ کمپلشن کے ذریعہ جیتنک جرم قرار نہ دیا جائے کوئی کام نہ گا جیسا کہ پرائمری ایجوسکشن کے سلسلہ میں کیا گیا - جب کمپلشن کی تھیوری (Theory) کو قبول کیا جاتا ہے تو ظاہر ہے کہ کلاز ۱۵ پر کوئی اعتراض نہ ہونا چاہئے -

اوپر کے تعلق سے جیسا کہ معزز دوست نے کہا نصف کو دو تھائی کیا جائے - بہت ممکن ہے کہ ایک ہی صاحب کی اتنی زیادہ زمین ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ راضی ہوں یا نہوں - اس سلسلہ میں میں آنریبل ممبر کے غور کے لئے ایک ہی چیز کہنا چاہتا ہوں - جب ہم بنیادی طور پر اس چیز کو قبول کر لیتے ہیں کہ کمپلشن کے ذریعہ ہی بنیوی سدھار ہو سکتا ہے تو اس میں دو تھائی کیا اور نصف کیا اس کمپلشن کی تھیوری کو قبول کرنے کے بعد اسکو ایک دروازہ سے بلاکر دوسرے دروازے سے نہ نکالنا چاہئے - ایسا کرنا اس قانون کو یکارکردینے کے متادف ہو گا - اگر اس تھیوری کو مانتے ہیں تو یہ ایک بات ہے اور اگر نہیں مانتے تو یہ دوسری بات ہے - ورنہ اگر لوگوں کے ہاتھوں ہی میں آپ انیشیٹیو (Initiative) دکنستے ہیں تو یہ کہا جاسکتا ہے کہ وہ جب ہو سکتا ہے خود بخود کر لیتے اور زمین کی سدھار ہو جائیکی - لیکن اس معاملہ میں آج تک ہمارا یہ تحریک ہے کہ جیتنک کمپلشن کا ایمنٹ (Element) نہ بھوپی سدھار نہیں ہو سکتا - اسٹائے کمپلشن کے سٹرل ایڈیا (Central idea) کو قبول کرنے کے بعد اس بحث میں زیادہ قوت نہیں ہو گی اور اگر ہو گی تو وہ اس بل کی اسپرٹ کے خلاف ہو گی - آنریبل ممبر اس بات پر سنجدگی سے غور کریں کہ جو چیز ایک ہاتھ سے دیجا رہی ہے وہ دوسرے ہاتھ سے نہ لی جائے - تب ہی اس اسکم کو عمل میں لانے سے زیادہ فائدہ ہو گا -

اب میں چند چیزوں اس معزز ایوان کے غور کے لئے رکھنا چاہتا ہوں - کمپلشن ہی کے ذریعہ زمین سدھار ہو سکتا ہے اور ہم کمپلشن کو برداشت بھی کر لیتے اگر سرکار ہی پسے لگاتی لیکن اس میں چند کلازوں ایسے بھی ہیں جن کے لحاظ سے کشناکار سے مالگزاری کے طور پر پایا وصول کیا جائیگا جیسا کہ میں نے کسی اور موقع پر بھی کہا ہے - جہاں تک ہو سکے کوئشن میکسڈ و تھہ ہرویشن (Coersion mixed with persuasion) ہوں چاہئے - اگر ہم یہ راستہ چلیں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ زیادہ اثر انداز ہو سکتا ہے - آنریبل منشیر بھی امن رائے سے متفق ہونگے کہ زمین سدھار کی اسکم کو جنتی معنوں میں عمل جامہ پہنانا ہو تو اسپر ایک ریلیٹ (Realist) کی نظر سے دیکھنا چاہئے اور اس مقصد کے لئے جیتنک ہم لوگوں کا کوآپریشن - ولنگ کوآپریشن (Willing Co-operation) حاصل نہیں کرنے اس قانون کا مقصد حاصل

نہیں ہو سکتا - میری رائے میں ونگ کوآپریشن اسی وقت حاصل ہو سکتا ہے جیکہ ہم لوگوں کو اس میں حصہ لینے کا موقع دیں - ورنہ زمین سدھار کی اسکیم میں ایک شخص اسکیم تیار کرتا ہے - دوسرا منظور کرتا ہے - تیسرا حکم دیتا ہے وغیرہ جس میں غریب کاشتکار کے ہاتھ نہیں ہوتا - وہ ایک سائلنٹ اسپکٹر (Silent Spectator) کے طرح دور سے دیکھتا ہے - وہ دیکھئے گا کہ ایک صاحب آرہے ہیں وہ پلان بننا رہے ہیں - دوسرے صاحب اکزیکیوٹ کر رہے ہیں - تیسرا صاحب مالگزاری کے طور پر رقم وصول کر رہے ہیں - اس سے کرسی ایڈیا (Cursory idea) دیاغ میں یہ پیدا ہوتا ہے کہ کاشتکار بذات خود کوئی دلچسپی نہ لے گا - اس چیز کو کسی حد تک دور کرنے کی ضرورت ہے - ونگ کوآپریشن کے حصول سے ایک قدم آگے بڑھ کر میں یہ کہونگا کہ کاشتکار میں ایسی اسپرٹ پیدا کی جائے وہ یہ خیال کرنے لگے کہ " دراصل گورنمنٹ کی مدد سے میں خود اپنی زمین کی سدھار کر رہا ہوں - میں خود اسکیم بنایا ہوں اور میں خود اسکا اپیلمینٹشن کر رہا ہوں - اور میں خود کم سے کم خرچے میں اس اسکیم کو پایہ تکمیل کو پہنچاؤں گا اور میں جو پیسہ دے رہا ہوں وہ کمپلشن کی وجہ سے نہیں دے رہا ہوں ،، اس قسم کا سیکولاجیکل ایفکٹ (Psychological effect) جب تک اگریکلچرست میں پیدا نہ کریں میں سمجھتا ہوں کہ یہ قانون زیادہ کامیاب نہیں ہو سکے گا -

میری دوسری سوچنا (سوچنا) قانون کے ان دفعات سے متعلق ہے جو آفیشل پر مشتمل بورڈ بنانے سے تعلق رکھتے ہیں - بورڈ کو محض آفیشل بنانے کی بجائے اس میں کچھ ممبرس نان آفیشل بھی لئے جائیں تو مناسب ہو گا - اس میں ایسے نمائندے لئے جائیں جو دراصل پبلک کے مقام کے لئے کام بھی کر سکتے ہیں اور پبلک میں کافیننس (Confidence) بھی قائم کر سکتے ہیں - اس لحاظ سے سترول بورڈ میں بھی ایسے نان آفیشل ممبرس وکھی جائیں - لیکن اس سے بھی زیادہ اہم چیز اسکیم کی تیاری ہے کیونکہ اس نوبت پر پبلک کوآپریشن (Public Co-operation) کا سوال پیدا ہوتا ہے - اسلئے بجا ہے اسکے کہ صرف پبلک آفیسرس ہی ہوں اسکیم کے تیار کرنے میں اس مقام کے بااثر لوگوں کو نان آفیشل میر بنایا جائے کیونکہ وہاں ہاتھ اٹھا کر ووٹ دینا یا ڈیموکرنسی چلانا نہیں ہے - اس طرح وہاں کے لوگوں سے مشورہ کر کے اسکیم ڈرامٹ کی جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس سے ایک حد تک گورنمنٹ کی درد سری بھی ختم ہو جائیگی اور اس انہوسفر (Atmosphere) میں اسکیم بھی زیادہ سے زیادہ کامیاب ہو گی - کیونکہ ہیضہ کے سلسلہ میں ہم نے دیکھا ہے کہ جب ڈاکٹر خود گھر پر جاتا ہے تو لوگ ٹیکہ نہیں لگواتے لیکن پولیشکل پارٹیز یا سوشل ورکرس جاتے ہیں تو وہ ونگلی (Willingly) اناکولیشن (Inoculation) لیتے ہیں - جہاں لائف اینڈ ڈائٹ کا سوال ہوتا ہے اس موقع پر بھی لوگ کمپلشن پہنچ نہیں کرتے - اسلئے امن ایڈیا کو امن قانون سے نکال کر ونگ کوآپریشن حاصل کیا جائے

اور یہ سیکولاجیکل امیوسفیر پیدا کیا جائے کہ کاشتکار یہ سمجھنے لگے کہ اسکیم اوس نے خود تیار کی ہے - یہ اوسکی ہی اسکیم ہے -

اس اسکیم میں فی آدمی کا زیادہ اثر و اختیار رہے گا لیکن اسکے ساتھ ساتھ جو لوگ متاثر ہونے والے ہیں اور صاحب اثر ہیں انکی تین یا پانچ اشخاص پر مشتمل ایک کمیٹی بنایا کر انکے تفویض یہ کام کیا جائے تو وہ کافی پرچار کریں گے اور یہ عسوس کریں گے کہ یہ گورنمنٹ ہمارے ہی نمائندوں کی ہے - یہ پاپولر گورنمنٹ ہے اور یہ فی آدمی ہماری مدد کے لئے دئے گئے ہیں -

یہ پہلی سوچنا میں آنریبل منسٹر کے سامنے رکھنا چاہتا تھا کہ اسکیم بنانے والا جو ایک آفیسر رکھا گیا ہے اسکی بجائے ایک کمیٹی بنائی جائے جس میں آفیشل اور نان آفیشل نمائندے ہونے چاہئیں - اس طرح اگر بیلک کے نمائندوں کو بھی حصہ لینے کا موقع دیا جائے تو انہیں یہ احساس ہو گا کہ اسکو ہمنے ہی بنایا ہے یہاں ایسا ہے کہ ایک صاحب اسکیم بنائیں گے - ایک منظور کریں گے - ایک اکریکیوشن کریں گے - میرے خیال میں اس سے فائدہ نہیں ہو گا - اگر فائدہ پہنچانا ہے تو اس اسکیم کا بنانے والا وہی آدمی ہوتا چاہئے جو آئندہ اسکو تکمیل کرے - میشن کرے - اس میں ایک سائیکل گلاجیکل (Psychological) اثر ہوتا ہے جس سے اس بل کا منشاء ہو رہا ہو گا -

دوسری سوچنا (سوچنا نامناسب کے میں نہ رکھنا)
 یہ دونگا کہ اس طرح کمیٹی تیار ہونے کے بعد اسکیم کی منظوری پر اکریکیوشن بھی اسی کے تفویض کر دیا جائے - میٹینگز کی حد تک یہ ہو سکتا ہے کہ امنسٹریشور سائیڈ اور لوگوں کے مفاد کی سائیڈ ہے اسکو باقی فرکیٹ (Bifurcate) کیا جائے -
 پیوری (Purely) امنسٹریشور (Administrative) یا اکریکیوشن (Executive) اور ایک کے تفویض کردئے جائیں قبیہ امور جیسے آجیکشن کی ساعت ، مائیفلائی کرنے یا اپلیمیٹ کرنے کا تعلق ہے وہاں بیلک الیمنٹ (Public element) کا ہونا ضروری ہے اس وقت لوگوں کا تعاون مل سکتا ہے - معزز ایوان نے دیکھا ہے کہ پنج ورشی یوجنا (पञ्चवार्षिक योजना) پر جو تنقیدیں ہوتی ہیں اس میں ایک تنقید یہ بھی ہوتی ہے کہ اگر پنج ورشی یوجنا کو کامیاب بنانے کے تو اس کے لئے بیلک کا ولنگ کواپریشن (Willing Co-operation) حاصل کرنا ہو گا - لوگوں کو در اصل یہ معلوم ہوتا چاہئے کہ اس سے ہمارے ولیع اور خود مجہکو فائدہ ہو گا - تب ہی وہ اس کے لئے محنت کر سکتے ہیں اپنا کپیٹل (Capital) انوٹ (Invest) کر سکتے ہیں - وہی چیز اس لینڈ اپرومنٹ بل کے مسلسلے میں ہوتی چاہئے - میری تیسرا سوچنا یہ ہے کہ اسکیم کو بنانے سے لیکر اکریکیوشن تک جہاں تک ممکن ہو ایک ہی کمیٹی سے کام لیا جانا زیادہ اچھا ہو گا -

ایک چیز میں اس میں عجیب پاتا ہوں - کلاز ۲۰ یہ ہے کہ

"The Government and subject to the control of the Government, the Board or the Collector may delegate to any officer any of the powers conferred on it or him by or under this Act."

اس صفحہ جو مختلف پاؤس ایکٹ کے لحاظ سے پرسنل ڈسگنیٹ (Personal designate) دئے گئے ہیں ان سے متعلق اس دفعہ میں ذکر کیا گیا ہے - اسکے معنی یہ ہو سکتے ہیں کہ اسکیم کے تیار کرنے سے اکریکیوشن تک ککٹس یا اکریکیٹیو آئیسوس یا دوسروے نا معلوم اشخاص کو ایسے پاؤس ڈلیگٹ کئے جائیں گے - یہ اصول بینادی لیجسلیشن (Legislation) کے منافی ہوتا ہے - اسلئے میں نہایت ادب کے ساتھ آنریبل منسٹر کی توجہ اس جانب مبذول کرتاتے ہوئے یہ کہونگا کہ کلاز ۲۰ کو ازمست (Omit) کرنا چاہئے اور اگر وہ اسکو کسی اڈمنیسٹریٹیو پوائیٹ آف ویو (Administrative point of view) سے رکھنا چاہتے ہیں تو وہ اس کی صراحت کریں -

کلاز (۱۰) کے سلسلے میں یہی اعتراض کیا گیا ہے کہ گورنمنٹ اپنا پیسہ خرج نہیں کریگی - صرف یہ کہر گی کہ کاشٹکار اپنا لیر لگ کر درست کرے - ایسا نہیں ہے - اگر وہ ذمہ داری برداشت نہیں کر سکتا تو کلاز (۱۰، ۲) کے لحاظ سے گورنمنٹ کیتا ذمہ داری اپنے سر پر لیتی ہے - اسلئے کلاز (۱۰) میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے - میں نہیں سمجھتا کہ بھی کے اصول کو لا یا گیا ہے - یہ پرانے قانون کا تھا - لیکن میں ایک چیز ڈفتلی (Definitely Improved) کہونگا کہ یہ امپروڈ (Improved) قانون ہے - لوگوں کا کوآپریشن حاصل کرنے کے سلسلے میں اس میں ترمیمات ہوئی چاہئیں - اگر اس پر تیزی کے ساتھ عمل ہوتا بہت جلد زمین سدھار ہم کو سکتے ہیں -

میں ایک اور سوچتا دینا چاہتا ہوں وہ یہ کہ کلاز ۱۰ کے تعلق سے یہ اعتراض کیا گیا کہ وہ کافی تعزیزی رکھا گیا ہے - اسکو پڑھنے کے بعد یہ شبہ پیدا ہو سکتا ہے ضابطہ فوجداری کے لحاظ سے جو قانون مخصوص الامر یا مختص المقام ہوتا ہے شیدول (۶) کے لحاظ سے مسٹریٹ خود بخود مزا دی سکتا ہے - اور متعلقہ افسر شاکی بنکر مسٹریٹ کے پاس جائیگا - اسلئے کلاز (۱۰) کی مزید صراحت کی ضرورت نہیں -

بہر حال میں آنریبل منسٹر سے کہونگا کہ اس طرح کی ترمیمات کر کے ایک کمیٹی کو ڈیموکریٹائز (Democratise) کر کے اوپر کے بورڈ کو یہی ڈیموکریٹائز کیا جائے - اس سے لوگوں کا کوآپریشن حاصل ہوگا اور آنریبل منسٹر جس مقصد سے بل لائے ہیں وہ مقصد پورا ہوگا -

* شری جگناٹھ راؤ چنڈر کی (یاد گیر عام) مسٹر اسپیکر سر۔ ہاؤس کے سامنے حکومت کی جانب سے جو بل لایا گیا ہے میں اس کو خوش آمدید کہتا ہوں اور آنریبل منسٹر کو مبارکباد دینا ہوں - جتنا کی ہت () کی درشی سے ڈیموکرینک قائم ہوئی ہے اور جتنا کے چیز ہوئے نمائندوں نے اس طرح اپنا ایک فرض پورا کیا گورنمنٹ میں پہلی مرتبہ بیان حیدرآباد کی ریاست میں ڈیموکرینک گورنمنٹ کیا ہے جتنا میں اس بل سے یہ وچار پیدا ہوگا۔ اس بل میں کیوں لیند اپرومنٹ کی درشی ہی نہیں ہے بلکہ اگر اس بل کو عمل میں لایا جائے تو اس سے آج جوان اپلائیمنٹ (underemployment) اور انڈر امپلائیمنٹ (unemployment) کا سوال پیدا ہوتا ہے وہ بھی ایک حد تک سالو () ہوگا۔

آنریبل لیڈر آف دی اپوزیشن نے شروع ہی میں اس بل کے سبندھ میں اچھی آشا پر گٹ آزادا پرکٹ () نہیں کی ہے۔ انہوں نے کسان کی محنت کا سوال انہیا - میں مانتا ہوں کہ کسان کی محنت کا بھی حصہ ہے۔ لیکن اس بل سے جو یوجنا رکھی گئی ہے اس سے نراشا پیدا ہونے کی اوشیکتا نہیں ہے۔ ایک چیز میں اس بل میں ضرور پاتا ہوں - سکشنس ۳ - ۰ اور ۷ میں یہ اسکیم رکھی گئی ہے کہ حکومت ایک بورڈ اور اکریکیوٹیو آفیسر کو مقرر کرتی ہے۔ اکریکیوٹیو آفیسر اسکیم تیار کرتا ہے۔ اسکو ککٹر دیکھتا ہے۔ پھر حکومت اس پر غور کرتی ہے اسکے بعد اسپر اکریکیوشن (Execution) ہوتا ہے۔ اس موقع پر مجھے ایک واقعہ یاد آتا ہے۔ اکنامیکس کے ایک اسٹوئنٹ جو ایم۔ اے تھے لکچر شپ کے لئے اپلائی کر رہے تھے۔ افڑویوں میں ان سے بوجا گیا کہ ہندوستان کے معاشی مسائل کو حل کرنے کے لئے آپ کیا سمجھاو رکھتے ہیں۔ اکنامیک درشی سے بدلائے۔ اسکے جواب میں انہوں نے کہا کہ اب تک ہی جو کچھ تباویز موجود ہیں اگر انہی کو اپلائیمنٹ () کیا جائے تو مسائل بڑی حد تک حل ہو جائیں گے کسی نئی اسکیم کی ضرورت نہیں ہے۔ بیان بھی وہی صورت ہے۔ ایک اکریکیوٹیو آفیسر مقرر کیا جاتا ہے وہ رائے ظاہر کرتا ہے۔ بیان تو یہ ہو تاہے کہ جیسے ہی کسی کام کے شروع ہونے کا ذکر ہو یا سروے کیا جائے فوراً ہی جتنا میں آشا پیدا ہو جاتے ہے۔ اکریکیوٹیو آفیسر کی اسکیم کلکٹر کے پاس جانیگی۔ وہاں سے بورڈ میں آئے گی۔ پھر گورنمنٹ کے پاس پیش ہو گی۔ گورنمنٹ مناسب سمجھے تو اکریکیوشن ہوگا۔ مجھے خشنہ ہے کہ اس میں ڈیٹیزم (Redtapiism) ہو گا اور اگر ان مراحل کے لئے وقت نہ مقرر کر دیا جائے تو لوگوں کی آشا نراہ () میں بدلتے لگتے گی۔ اور میں یہ بھی کہوں گا کہ اس سے اوسواں نیراوا () بھی پیدا ہو گی۔ اسلئے ایسی پابندی لگائی جانی چاہیئے کہ اتنی مدت میں اسکیم آگے بڑھتی جائے۔ اور اتنی مدت میں کاریہ روپ میں آجائے۔ ۰ دن کی مہلت کے متعلق آنریبل لیڈر آف دی اپوزیشن نے بھی کہا۔ اس مسلسلے میں آنریبل ممبرس جو بھی محسوس کریں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ حکومت جو ہی ثابت لینا چاہتی ہے لے ایک سہینہ بھی مقرر کرنے میں ہرج نہیں ہے۔

ایک اور بات مجھیہ یہ کہنی ہے کہ والٹری کو آئیریشن (Voluntary Co-operation) کے مسئلے میں کمپشن نہوتا چاہئے۔ ایسی باتیں نہ ہوں چاہئیں۔ آجکل حیدرآباد میں ایک پکچر ”تاخیقی آفی“، جو جل رہی ہے اس میں مان اپنے بچے کو دو دفعہ مارنے ہے۔ ایک دفعہ اسکوں نہ جانتے پر اور دوسرا مرتبہ چوری کرتے پر۔ حکومت کو بھی اس طرح کرنا پڑتا ہے۔ یہاں انڈیو یوجوالز (Individualism) اس ضرر پڑھا ہوا ہے کہ کسی کو آپریشن بیس سر پڑھنا خصوصاً ایسی صورت میں جیکہ اسکشن ہو تعلیم کا استاندرڈ بالکل لوار (Low) ہو مشکل ہے لوگ اسکے نئے تیار نہونگے۔ کبھی بھی اسکی خالافت کرنے رہینگے۔ جو اپریل ایا جاتا ہے اس میں بعض لوگوں کی اراضیات ہونگی تو وہ کہنیگے کہ مجھیہ اسکی ضرورت نہیں ہے۔

دوسرا طرف ہم دیکھتے ہیں کہ جب ایک تالاب کے بنانے کی نوبت آتی ہے تو دوسرے گئوں والوں کو یہ شکایت پیدا ہوتی ہے کہ اوس تالاب کے پانی میں ہماری اراضیات ذوب جائیں گے۔ اگر وہاں والٹریلی (Voluntarily) کام کیا جائے تو دوسرے مواضعات والے انہے یہتھے ہیں کہ ہمارے اراضیات ذوب جائیں گے۔ ہم پر کیا ظمہ ہو رہا ہے۔ ہم پر کیا مصیبت آ رہی ہے۔ ان تمام باتوں کا ہم کو اندازہ ہے۔ اسلئے میں کہوں گا کہ حکومت اور ہاؤز جن چیزوں کو اچھی سمجھتا ہے وہی کیا جائے تو اچھا ہوتا ہے۔ لینڈ اپرومنٹ کی درشی کے لحاظ سے نیک نیتی کے ساتھ، اچھے ارادوں کے ساتھ گورنمنٹ جس چیز کو آگے پڑھانا چاہتی ہے ہمیں چاہئیے کہ ہم ان چیزوں کا خیال کریں ان چیزوں کو محسوس کریں۔ اگر گورنمنٹ سختی کرنے ہے اچھی باتوں کے لئے سختی کرنے ہے تو ہمکو برا نہیں ماننا چاہئے۔ خصوصاً ایم۔ ایل۔ ایز کے متعلق میں کہوں گا کہ انہیں برا نہ ماننا چاہئے۔ ہم برسے ارادے سے کوئی کام نہیں کر رہے ہیں۔ ایک اور چیز میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس ایکٹ کے اپلیمیشن (Implementation) پر غور کرنے کا ہم کو زیادہ موقع نہیں ملا ہے یہ ہو سکتا ہے۔ اسلئے میں ایک تجویز یہ رکھتا چاہتا ہوں کہ اس بل کے اپلیمیشن کا جب وقت آئے تو حکومت پارشیل (Partially) اسکا سروے کرائے اور سروے ہو جائے تو اپلیمیشن کرے۔ اس طرح اس میں جو تقاضہ ہو سکتے ہیں وہ دور ہو جائیں گے اور اس کا اپلیمیشن کیا جاسکیگا۔ اسی طریقے پر اس میں جو برائیاں ہیں وہ دور ہو جائیں گے اور ہمارے ملک کے حالات کے لحاظ سے اپرومنٹ (Improvement) ہو سکے گا۔ اسلئے میں کہوں گا کہ جو بل لا یا گیا ہے اسکے متعلق اچھی آشائیں رکھتے ہوئے جتنا کے سامنے لایا جانا چاہئے۔ یہی میرا اس بل کے سببندھ میں وچار ہے۔

شری کے۔ انت ریڈی۔ مسٹر اسپیکر۔ اس بل کے مقاصد اور اسپرٹ کا جہاں تک تعلق ہے میں سمجھتا ہوں کہ کسی کو اوس سے اختلاف نہیں ہے۔ اوس جانب کے آنریل ممبرس نے جتنی تقریبیں کیں اون سے ایسا معلوم ہو رہا ہے کہ اپلیمیشن کی

جانب سے محض اعتراضات کئے جا رہے ہیں اور اسکے اس طرح سوائٹ نہیں کیا جا رہا ہے جیسا کہ کیا جانا چاہئے تھا۔ جہاں تک کہ اس میں کے آفیلانس (outlines) کے تعلق ہے اسکے چار اجرا، ہیں ایک تو بورڈ کی تشکیل کے بارے میں ہے - دوسرے اسکیم کے تیار کرنے کے تعلق ہے۔ تیسرا ایکریکیوشن (Execution) کے تعلق ہے اور چوتھے (Maintenance) سے متعلق ہے - جہاں تک بورڈ کو (Constitute) کرنے کا تعلق ہے اس میں کہا گیا ہے کہ نان آفیشل الینٹ کو اس میں داخل نہیں کیا گیا ہے۔ جیسا کہ آنریبل ممبر چادرگھاٹ نے کہا کہ مختلف مرافق پر جب ہم اس بل کو دیکھتے ہیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس بل کا جو مقصد ہے اسکے خلاف بڑتا ہے۔ مختلف مرافق برو یوسینگز بتائے گئے ہیں وہ ایسا لینگنیٹی پروسیجر (Lengthy Procedure) پیدا کرتے ہیں جن سے اس مقصد کو حاصل نہیں کرسکتے جو اس بل کے ذریعہ ہم حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ میں نے اس سلسلہ میں امنڈمنٹ بھی بیش کیا ہے۔ جب سکنڈ رینڈنگ کے وقت امنڈمنٹس آئینگے تو میں اوس وقت اس بارے میں تفصیل سے کہونا گا۔ لیکن اس جانب سے اور اس جانب سے جو اعتراض کیا جا رہا ہے وہ یہ ہے کہ اس بل کو آفیشل لمش (Official limits) کی حد تک محدود رکھا گیا ہے اسلئے اسکو بڑھا کر نان آفیشل الینٹ کو بھی اس میں شریک کیا جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہاؤز کی خواہش ہے۔ چونکہ ایسے الینٹ اس میں نہیں ہیں اسلئے اس جانب کے اور اس جانب کے آنریبل ممبرس یہ محسوس کرتے ہیں کہ جس روپ میں یہ بل آنا چاہئے تھا نہیں آیا ہے۔

کمپلشن کے تعلق سے بھی اعتراض کیا گیا ہے۔ اس بل کی تھی میں جو مقاصد کار فرما ہیں وہ کمپلشن کے تعلق سے ہیں۔ میں نہیں سمجھتا کہ اسکو کوئی مانیز کے لئے تیار نہیں ہے کہ جن مقاصد کے تحت یہ بل ہاؤز میں لا یا جا رہا ہے اسکے اندر وفا حالات کے لحاظ سے کمپلشن کی جو چیز اس میں رکھی گئی ہے وہ کچھ نہیں ہے جیسا کہ لیدر آف دی اپوزیشن نے فرمایا۔ اس بل کا جو اصول ہے ہمارے کسانوں کی حالت کے نظر کرنے کمپلشن کے اجرا کو اس شدت کے ساتھ کسانوں کو محسوس ہونے نہ دینا چاہئی جیتکہ وہ یہ نہ سمجھیں کہ اس میں ان کی بھلانگ ہے اور یہ جران کے مفاد میں ہے اوس وقت تک ہم یہ چاہتے ہیں کہ کمپلشن کو اس طرح مائیڈ بنا یا جائے کہ جو کوآپریشن ہم حاصل کرسکتے ہیں ہیں ہیں حاصل ہو۔

سکشن (۱۵) کے بارے میں آنریبل ممبر چادرگھاٹ نے فرمایا کہ جہاں ایک قانون ہوتا ہے تو اسکے نیگیشن (Negation) کی صورت میں پنل سکشنز (Penal Sections) بتائے جاتے ہیں۔ ان سکشنز کی خلاف ورزی کی صورت میں الٹرنسیوریمیڈی (Alternative remedy) بتائی گئی ہے جیسا

کہ اس میں بھی بتائی گئی ہے اگریکیشیو آفیسر کو اس کا اختیار دیا گیا ہے کہ بقايا وصول کرے اور اسکی ذمہ داری سے بچنے کی کوشش کرے تو اوس وقت ان ریڈیزیز کو اختیار کرے - مینٹیننس (Maintenance) اور نگرانی کی ذمہ داری اگر پوری نہ ہو رعنی ہوتا تحسیلدار اسکو اپنی نگرانی میں لیگا اور مینٹیننس اور نگرانی کرائیگا اور جو اخراجات ہونگے اسکو مثل بقايا مالگزاری کے وصول کیا جائیگا - اس میں جو پینل سکشن ہیں اور جنکے تحت پنشمنٹ (Punishment) یعنی سزا دے رہے ہیں وہ حد سے زیادہ گزر جانے کے مترادف ہیں - ہمارے کسانوں میں ابھی اتنی جاگرتی نہیں آئی ہے کہ وہ سمجھیں کہ ہمیں بھی کچھ کرنا چاہئیں - یہ ہمارے معاشری نظام یا رعنی نظام کی خاصی ہے - میں مانتا ہوں کہ ایسی چیزوں اور اسیے جذبات پیدا کرنے جانے چاہئیں لیکن اسکے ساتھ ساتھ ہمارے رعنی نظام کے اوس بیان کو راہنمہ (Background) کو بھی ہمیں نہیں بھولنا چاہئیں کہ کسان آج کس حالت میں ہے - اس رعنی نظام کو ملاحظہ رکھنا چاہئی جسکی نہدنسی (Tendency) یہ ہے کہ وہ ہر چیز کے لئے حکومت کی طرف نظریں جائے یعنیا ہے - ہم اسپر کمپلشن عائد کر رہے ہیں اور اسکے ساتھ ساتھ سزا کا براویزن بھی اس میں رکھا گیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ کمپلشن کی شدت کے مترادف ہے - جب وہاں دوسرے ریڈیز (Remedies) رکھئے گئے ہیں تو ایسی صورت میں یہ سکشن غیر ضروری ہے اسکو نکال دیا جانا چاہئیں - ایک اور چیز جسکی جانب ہاؤز کی توجہ بندول کرانا چاہتا ہوں وہ اگریکیشیو آفیسر اور اگریکیشیو مشنری ہے - جیسا کہ ہاؤز میں کہا گیا ہے کہ ہر قدم پر پبلک تعاون الیمنٹ (Eliminate) کرنے کی کوشش کی گئی ہے - اگریکیشیون (Execution) کا جہاں تک سوال ہے وہ اہم ہے میں تھوڑی دیر کے لئے مانتا ہوں کہ پورہ کو کانسٹیٹیوٹ کرنے با بنائے کے سلسلہ میں پبلک الیمنٹ کو نکال دیا جاسکتا ہے مگر تعامل یعنی (Execution) کے موقع پر ہمیں تعاون و اشتراک کی بہت ضرورت ہوئی ہے اور آج جس حالت میں ہمارا کسان ہے - گورنمنٹ کو یہ دیکھنا پڑیگا کہ اگریکیشیون کے موقع پر اس طرح کی بے رخصی سے کیا ہم کو پبلک کوآپریشن (Public Co-operation) حاصل ہو سکے گا - اگریکیشیو آفیسر کے جو فرائض ہیں وہ یہاں بتائے گئے ہیں وہ وہی واحد شخص ہے جو پوری ذمہ داری کے ساتھ اپنے اختیارات کا استعمال کرتا ہے - لیکن مجھے اس موقع پر یہ عرض کرتا ہے کہ اگریکیشیون اور اگریکیشیون کی اسکیم کا جہاں تک تعلق ہے اسکی کامیابی کا الحصار پبلک کوآپریشن پر ہے یہاں پبلک سپورٹ (Public Support) کو زیادہ سے زیادہ لانے کی ضرورت ہے جیسا کہ ہاؤز کے اکثر اربیل ممبروں نے کہا ہے - ہمارے فائیوایر پلان کے تعلق سے ہو یا کمیونٹی پراجکٹ کے تعلق سے ہو ہم دیکھتے ہیں کہ پبلک تعاون کی غیر موجودگی میں یہ چیزوں کی کمپرسی کی حالت ہے گزو رہی ہیں - اگر یہی حال اس ایکٹ کا بھی بنانا ہے تو

اور بات ہے - ہم اسکو مجموعہ فوائین میں ایک امپرومنٹ ایکٹ کے طور پر مختصر پیش کرنے کے لئے رکھنا چاہتے ہیں تو اور بات ہے لیکن اگر صحیح اسپرٹ کے تحت آگئے بڑھانا چاہتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ اگزیکیوشن کے چاپر کو اس طرح لانا چاہئے کہ پبلک الینٹ زیادہ ہو اور کسان یہ سمجھئے کہ زراعت کی ترقی کے لئے جو کوچھ ہو رہا ہے وہ سب ان کے فائدہ اور بہلائی کے لئے ہو رہا ہے - یہی چیز میں آنریبل منسٹر انچارج آف دی بل سے کہنا چاہتا ہوں کہ جو خوبیاں اس میں نہیں ہیں انکو لانا چاہئے - کمپلشن کے تعلق سے مجھے یہ کہنا ہے کہ ہم کمپلشن کو ماننے کے لئے تیار ہیں لیکن کمپلشن کی حد آج کل کی فضا کے مد نظر ایسی شدید نہ ہوئی چاہئے بلکہ اس میں مائل (Mild) اجزا کو شامل کرنا چاہئے - اس میں ریڈی سکشن (Remedy Section) جو رکھا گیا ہے اوس سے اختلاف کرتا ہوں - چند مائیز (Minor) چیزوں بھی ہیں جنکو میں سکنڈ رینگ کے موقع پر بیان کروں گا لیکن جو براڈ پرنسپل ہیں انکے تعلق سے جو چیزوں کہنی تھیں میں کہم چکا ہوں -

دوسری چیز جو میں ہاؤز کی توجہ میں لانا چاہتا ہوں وہ کلاز (Instalments) کے تعلق سے ہے - کلاز (Instalments) میں تو یہ کہا گیا ہے کہ جہاں اسکیم کو عمل میں لایا جانے والا ہو وہاں حکومت اس سلسلے میں اپنی طرف سے پارٹی (Partly) یا پوری طرح سے کام کرے گی - اور کسانوں سے انسٹالمنٹس (Instalments) میں رقم وصول کرنے کا حق حکومت کو رہیگا - کلاز (Instalments) کے تحت کسی شخص نے کوئی کام کیا ہو اور دوسرا شخص اس سے مستفید ہو رہا ہو تو وہ رقم بھی اوس سے دلانے کی تجویز رکھی گئی ہے لیکن انسٹالمنٹس نہیں رکھئے گئے ہیں اس لئے اس میں بھی انسٹالمنٹ کا جزو ہونا چاہئے - ہو سکتا ہے کہ اسکی معاشی حالت ایسی نہ ہو کہ وہ ایک دم ادا کر سکے - اس لئے یہاں بھی انسٹالمنٹ کا نظریہ مان لیا جانا چاہئے - اوس شخص کو جو پیسے خرچ کریگا اوس شخص سے جو مستفید ہو رہا ہو انسٹالمنٹ پر پیسے دلانے جائیں - ایک اور چیز ہے جسکی جانب میں ہاؤز کو توجہ دلانا چاہتا ہوں - وہ ہے ڈسٹرکٹ واائز کمیٹیز کے بارے میں - اس سلسلہ میں میں نے ایک امنڈمنٹ بھی پیش کیا ہے - چونکہ یہ اسکیم جو بننے کی اور ڈیولپ (Develop) ہو گئی وہ ڈسٹرکٹ واائز کمیٹیز کے تحت ہی ہو گی - اس بل میں یہ کہا گیا ہے کہ سنرل بورڈ رہیگا وہ ایک شخص کو نام زد کرے گا کہ وہ اسکیم تیار کرے - وہ ڈرافٹ اسکیم جب تیار ہو گئی تو لکھر کے پاس بھیجی جائے گی - جو شخص بورڈ کی جانب سے ڈرافٹ اسکیم تیار کرنے کے لئے مقرر ہو گا وہ واحد شخص ہو گا - اسکو بورڈ کے ضلع کے اشیشکن (Statistics) جمع کرنے ہونگے - مواد حاصل کرنا ہو گا - وہاں کے حالات سے واقع ہونا پڑیگا - وہاں کی پبلک کاؤنٹریشن بھی اسکو حاصل کرنا پڑیگا - یہ چیزوں ایک شخص کے لئے دقت طلب ہیں - ان تمام باتوں کی تکمیل ایک ذات ہے نہیں

ہوسکتی - میں نے امنڈمنٹ کے ذریعہ سجھاؤ رکھا ہے کہ ڈسٹرکٹ وائز لینڈ امپرومنٹ کمیشنر بنائی جائیں اس میں وہاں کے کلکٹر - انجینیرس اگریکلچرل آفیسرس - اور ڈسٹرکٹ آفیسرس اور لیجسلیچر کے ممبرس کو شامل کیا جائے ۔ یہ ممبر اپنی اپنی کانسٹی ٹیونسی کے حالات کمیٹی میں پیش کر سکتے ہیں - اور اس کمیٹی میں جملہ اسکم بڑے اچھی طرح غور ہوگا ۔ کیونکہ نیکنیکل آدمی بھی رہینگے ۔ فارسٹ کے عہدہ دار بھی رہینگے مال کے بھی رہینگے زراعت کے بھی رہینگے اور لیجسلیچر کے ممبرس بھی رہینگے ۔ ان جملہ آدمیوں کے مشوروہ سے ڈرافٹ اسکم تیار کی جاسکتی ہے ۔ اور اسکو بورڈ کے پاس منظوری کے لئے پیشجا جاسکتا ہے ۔ یا اگر اس میں آدھے سے زیادہ لوگ ناراض ہیں تو حکومت کے پاس غور کے لئے پیشجا جائیگا ۔ اس لئے میں ہاؤز پر یہ چیز واضح کرنا چاہتا ہوں کہ ڈرافٹ اسکم بنانے کا اختیار جو ایک انڈیو ہجول پر چھوڑا گیا ہے وہ طریقہ کامیاب نہیں ہوسکتا ۔ اس سلسلہ میں پہلک الیمنٹ کو لینا چاہئے ۔ اور جیسا کہ میں نے سجھاؤ رکھا ہے اسکو مان لیا جائے تو نہ صرف اسکم بنانے کا مقصد پورا ہوگا بلکہ صحیح اسکم بن سکیگی ۔ یہ چند چیزوں تھیں جن کی جانب میں آنریبل منسٹر کی توجہ مبذول کروانا چاہتا تھا ۔ ابید ہے کہ ان چیزوں پر ضرور غور کیا جائیگا ۔

شی. شہردار مaudharadwada وادھماڑے (نیلंगا) :— احیثک مہدوکھ ، بیس بیل پر اب تک بہت سے آنرے بل میئر ہمہ نے پ्रکاش ڈالا ہے ۔ میں جیادا نیویورک کرنا نہیں چاہتا لے کن چند چیزوں پر دوسرے سے سમیت میں ہو ہو بس کے سامنے رکھتا چاہتا ہے ۔ ابک ترکھ تو بیس بیل کا سواگत کیا جا رہا ہے اور ہوسکاریں ترکھ بیس بیل پر چند اتھرا جات بھی کیے جا رہے ہے ۔ (آنکھ آواجائے : اتھرا جات نہیں سڑکا اور خلیہ جا رہے ہے) । ٹوکہ سڑکا اور ہوسکاری نے بیس بیل پر دوسرے اجھے کرننا ہے کیا جو اس بیس بیل سے یہ کہا جا رہا ہے ۔ اس کو ہی اتھرا جات ہی سامنے کیے ۔ کیا بیس بیل میں جو سچا رکھی گئی ہے بھروسے بھروسے سے سلسلی ہونے کا اندھہ ہے ۔ لے کن ابادی سامراج کا دانچا ہی بیس بیل کا ہے کیا کوئی اچھا سے اچھا کام بھی بھوس کے سامنے رکھتا ہے تو وہ خوشی سے بھوس کا سواگت نہیں کرتا ۔ ہالانکے بھوس کا بھوس میں فاٹی دار بھی ہو جائے کیا اس نیویورک شیکھا کا بیل ہاوی بھوس کے سامنے آٹھاٹا اور ابھالی ترکھ رکھا بھی یہی ہے کیا ترکھ سرستی سے کیسی کو شیکھا دی جاتی ہے تو لوگ ناراج ہوتے ہیں । لے کن بیس بیل ناراج کا کاران یہ ہوتا ہے کیا بھونکا ابادی جو سٹنڈرڈ ہے وہ بیس بیل نہیں ہے ۔ بیس لیلی یہ سو محکم ہے کیا بیس بیل کا کاران ایکا کاران نہیں ہے ۔ لے کن جو اچھی اچھی ہوتی ہے بھوس کو ابھال میں ڈالنے کے لیے ابادی کوئی شاٹس ناراج ہوتا ہے تو بھوس کو ہم میں دار گوچار کرنا چاہیے ۔ جسے کھوٹا سا بچھا ہوتا ہے ، پھلے ہم بھوس کو پاٹھا لٹا میں بیجاتے ہے تو وہ خوشی سے جانے کے لیے تیار نہیں ہوتا ۔ بھوس کے ماتا پیتا کو بھوس کے بیٹے کا ایک بھارنا بھی پدھر ہوتا ہے تو بھوس میں سیکھ یہی دےکھا جاتا ہے کیا بھوس کے پالکوں کی بیس کے پیشے بھاننا کیا ہوتی ہے اور بھوکھی نکنی یہی کہیے ہے ۔ بچھے پر کیا سلسلی ہوئی بیس کو نہیں دے کھا جاتا ۔ بیس لیلی کیس بیل میں جو کھونکنے کی دफنا ہے وہ میں کھوتا ہوں کیا بیس سے بھی ابیں اور جیادا سلسلہ ہونا چاہیے

ताचिं वे प्रियन के सच्चे नक्सद को समझा ने मैं हमारी मदद कर सकें। मैं दुमुक्त का और हमारे अन्तरेवत् चेक निनिस्टर साहब का शुक्रिया अदा करता हूँ कि उन्होंने ने ऐसे अच्छे विलको हाइस के स.नने रखकर पड़िलक के सानने निसाल पैदा की जिसकी बजह से लोग मुवारक बाद देंगे।

श्री. बौ. डॉ. देशमुख (भोकरदन जनरल) :-

अध्यक्ष महाराज, हैदराबाद राज्यांत हा जो जमीन सुवारणा कायदा मांडण्यात आला तो लोकशाहीच्या कळांत मांडण्यात आला आहे ही महत्वाची गोष्ट आहे. या कायद्याच्या साध्याविषयांती किंवा हेतुविषयांती कोणाचेहि दुनन्त होगार नाहीं। आज आमच्या सभागृहांतील सन्माननीय सभासदांची भावगेजालं त्यावरून असे दिसते की कायदा पास करण्याबद्दल कोणाचेहि दुमत नहीं। प्रश्न अ.हे. नों अना कीं ज्या हेतुने हे विवेयक अ.पणले जात आहे तो हेतु कितपत साध्य होजील, किंवा किंती प्रश्न अ.तांत साध्य होजील, या दद्दल शंका आहे, हा कायदा अंमलांत अ.पणांना कांहीं तरी अडकगेये तेलवर ही गोष्ट न देत व वर्णयाच्या यशापूर्वकाची कल्पना करावयाला प.हिजे. या कायद्यांत जमीनोची सुवारणा अंतर्भूत आहे, म्हणून याचे स्वरूप जास्तीत जास्त लोकोपयोगी असावयास पाहिजे. असे असेहे तरच जनता या कायद्याचे स्वागत करून सरकारव्यापी सहकार्य करील. या करिता विरोधी पक्षाच्या नेत्या चे जे विचार पूर्वी सभागृहासमोर मांडले आहेत त्यांत हाच दृष्टीकोण प्रामुख्याने समोर ठेवण्यांत आला होता.

जमीनोची सुवारणा करण्याची जी आज गरज आहे तिच्या तीव्रतेबद्दल कोणाचेहि दुमत नाहीं, आणि ही गरज विस्तारपूर्वक सभागृहासमोर मांडण्याचीहि मला गरज बाटत नाहीं. आमचा भारत देश अडोच हजार मैलांबी रुंदीचा आहे. त्यामध्ये दरवर्षी कोठेना कोठेतरी दुष्काळाचे संकट अद्भवतेच. त्यातल्या त्यांत दक्षिण हिंस्यानांत व विशेषतः हैदराबाद राज्यांत आवर्षणाने दर ४,५ वर्षाला दुष्काळ पडतो. तेन्हां आपल्या येयें तर अशा कायद्याची अत्यंत गरज आहे. म्हणूनच मी सांगितले कींया या कायद्याच्या अुपयुक्ततेबद्दल या सभागृहाच्या सन्माननीय सभासदांचे दुनन्त नाहीं. परंतु प्रश्न असा आहे कीं हा कायदा करतांना जनतेवर सक्ती करण्याचा जो दृष्टी-कोण कायद्यांत ठेवण्यांत आला आहे तो अगदीं चुकीचा आहे.

आज लोकशाहीचे युग आहे. या युगांत राज्यकारभार लोकांच्या संमतीने चालावा असे मृत्तले जाते, आणि सरकार असा राज्यकारभार चालवण्याचा दावा करते. म्हणून या विलांतील जनतेवर सक्ती करण्याचे १५ (२) वर्गे जीं कलमे आहेत कीं ज्यांत सक्तीने कांहीं गोष्टी जनतेवर लादण्याची तरतुद आहे, त्यांना आमचा विरोध आहे. ज्या हेतूकरिता सक्ती करण्यांत यावयाची आहे त्या हेतूला आमचा मुळोच विरोध नाहीं। आमचा जो विरोध आहे तो सक्ती करण्याच्या पद्धतीला आहे. या करिता आम्हीं या कलमाला कांहीं सूचना आणल्या आहेत, त्यावर सभागृहाने सहानु-मूलिपूर्वक विचार करावा वसे माझे मत आहे.

असा या कायद्याच्या कलम तीनबद्दल अेक योष्ट सभागृहाच्या सिद्धांतास आणावयाची आहे. कीं ही कीं, मुळबो राज्यांत हा कायदा १९४२ मध्ये करण्यांत आला. त्यांतर त्यांत कांहीं सुवारणा १९४५ व १९४८ यध्ये करण्यांत आला. त्या कायद्यांत प्रत्येक जिल्ह्याकरिता अेक जिल्हनिहाय

बोर्ड स्थापन्नाची व्यवस्था आहे. पण आमच्या येये जे विवेतक आपल्या समोर आहे त्यांन कठन अेकाच मध्यवर्ती बोर्डाची तरतूद केलेली आहे. मला हे कळत नाहीं की अेकच बोर्ड सर्व राज्यां तील वेगवेगळ्या सुवारणाकडे कसे काय लक्ष देअं शकेल? म्हगून माझे असे म्हगें आहे की आपल्या येये सुद्धा प्रत्येक जिल्हाकरिता अेक बोर्ड असावे. यामुळे कायदाची अम्नलवजावगी सोपी होजील.

जिल्हानिहाय बोर्ड स्थापन्नाकरिता आमच्या पक्षाकडून अेक दुरुस्ती सूचना वेगार आहे. तेव्हां हे कलम पास करतांना त्याचा पुनः आपण जहर विचार करावा.

दूसरी गोष्ट अशी कीं सरकारचे जे आतापर्यंतचे घोरण आहे ते सत्तेच्या केंद्रीकरणाचे आहे जे लोकशाही तत्वाच्या विरोधी आहे, आणि या कायद्यांतहि तेच घोरण दृष्टोत्पन्नीम येते. मूळत, हे घोरण लोकशाहीच्या तत्वाला मारक आहे. लोकशाही मध्येसतेवे केंद्रीकरण न करना ज मर्त जास्त जबाबदारी जनतेवर टाकली पाहिजे, म्हग जे कोण वीहि गोष्ट यशस्वी रिती रे अ.गि जनतेच्या सहकार्याने केली जाऊ शकते. पंचवार्षिक योजनेत मुद्दां असे सांगितले आहे की लोकांवे जास्तीत जास्त सहकार्य घेतले पाहिजे. परंतु अनुभव असा आहे कीं अद्याप असे सहकार्य सरकार निश्चयून तकळे नाहीं कारण सरकारने लोकांना विश्वासात घेण्याचा प्रभावी प्रयत्न केला नाहीं. हे सहकार्य घेताना कोगत्याहि प्रकारची सक्ती होता कामा न वे. करिता हे विवेतक जास्तीत जास्त लोकप्रिय करण्याच्या दृष्टीने अंतर्गंत निरनिराक्षय कमेट्या निर्माण केल्या पाहिजेत, आणि प्रत्येक प्रवासचे कार करतांना या कमेट्यांचा विचार आणि सहकार्य घेतले पाहिजे. या दृष्टीने देखील आमच्याकडून काहीं दुरुस्ती सूचना आणल्या गेल्या आहेत त्यावर योग्य विचार करून सरकारने स्वतः देखाल निरनिराक्षय सूचना आणून हा कायदा लोक प्रिय करण्याचा प्रयत्न केला प.हिजे.

आतांच सरकार पक्षाच्या अेका सन्माननीय सभा सदाने सांगितले कीं मुंगाचा उप वेळी शिक्षण द्याचाचे असते त्या वेळीं त्याच्यावर सक्ती ही करावीच लागते, अ.गि वेळीं प्रतीका शिक्षणाहि द्यावीच लागते. पण मला वाटते हा त्यांचा दृष्टीकोण चुनेचा आहे. आजकाल मुऱगवर शिक्षणाकरिता देखील सक्ती करण्यात येत नाहीं. मुऱांचो प्रवृत्त कोगत्या गोष्टीकडे जास्त आहे याचा विचार करून मगच त्यांना त्याच्या कला प्रनाऱे शिक्षण देण्यात येते. आजकालच्या काळांत सक्ती करून व भारून मुलांना शिक्षण देण्याचा प्रवातचुनेचा ठरला अ.हे. लोकशाहीच्या काळांत जर मुलांना देखील त्यांची मनोवृत्ती ओळून त्यांच्यावर सक्ती न करता शिक्षण देण्यात येते तर मग शेतकऱ्यावरच कां सक्तो करण्यात याची? आम्हाला मान्य आहे कीं, आजचा शेतकरी सुविशित नाहीं, त्याला काहीं गोष्टी कळत नाहीत. पण कोगतीहि गोष्ट करून वेगासाठीं जर आम्ही त्याच्यावर सक्ती केली तर या सारखी आनंदाकरिता लाजीरवाणी गोष्ट नाहीं. आम्हाला जर हा कायदा चांगल्या रितीने अनलांत आणवणाचा असेल तर त्यांना याची अुपयुक्तता पटवून द्यावी लागेल, आणि त्यांना असे सांगावे ल.गेन कीं हा कायदा तुमच्या कल्याणाकरिताच आहे. आमची जी आज ची राज्यकारभावावो पद्धत आहे त्याप्रमाणे आजच्या नौकरशाहीच्या हावांत हा कायदा देशून याची अम्मलबजावणी करू म्हूळे तर या कायदाचा व्हाचा तिका अपयोग होणार नाहीं. म्हणून कायदाची अम्मलबजावणी

निवळ सरकारी यंत्रणेतील अधिकाऱ्यांच्या हातीं न देता, वेगवेगळचा कमेट्या नेमाव्यात . तसेच ज्या भागांत हा कायदा लागू करावयाचा आहे त्या भागांतील दोन तृतीयांश लोकांची संमति प्रथम घेतली पाहिजे . नुसत्या दोन तृतीयांश जमीन मालकांची संमती घेऊन काम भागणार नाहीं .

जरी त्याभागांतील दोन तृतीयांश लोकांनी संमति दिली तरी कांहीं लोक असे निवळील कीं जे या कायद्याच्या अम्मलवजावणीला विरोध करतील. अशा लोकांकरिता आपल्या विलांत जरा कडक शिक्षा ठेवली आहे. त्यांचा तो गुह्या फौजदारी मानू नये, व त्यांच्यावर ओकदम कडक कारवाई करू नये. आपल्या कायद्याचे जे कलम १५ आहे तें मुंबांच्या कायद्याचे कलम १२-जे. आहे. त्यांत अशी तरतुद आहे कीं अशा रितीने विरोध करणाऱ्या लोकांना ५० रुपये दंडाची शिक्षा होऊं शकावी. पण आमच्या कायद्यांत १०० रुपये दंड अथवा ओक महिना अटक अथवा दोन्ही अशी शिक्षा ठेवली आहे. मला वाटते ही शिक्षा फार जास्त होते. आपल्या कायद्यातहि फक्त ५० रुपये दंडाची शिक्षा ठेवावी. हा कायदा जेव्हां मुंबांची मध्ये अमलांत आला तेव्हां तेथे लोकशाही सरकार नव्हते. त्यावेळी तेथे सक्ती केलीगेली असेल पण आज आमच्या येथे लोकशाही सरकार आहे. आम्हाला सक्तीने कोणतीहि गोष्ट अमलांत आणणे शोभत नाहीं .

दुसरी गोष्ट मला अशी सांगावयाची आहे कीं कलम २० मध्ये फेरफार करणे आवश्यक आहे. आमच्या या विवेयकांत कलेक्टर, तहसीलदार वगैरेना जे असर्याद अधिकार दिले आहेत ते मर्यादित करावयास पाहिजेत.

या कायद्याच्या स्वरूपाबद्दल कोणालाहि आक्षेप नाहीं. त्याचे अुद्देश सर्वांनी मान्य केले आहेत. पण त्याला अमलांत वाणव्याच्या सरकारच्या पद्धतीला आमचा विरोध आहे. सरकारला जर खरोखर, हा कायदा जास्तीत जास्त लोकप्रिय व्हावा असे वाटत तर आम्ही दिलेल्या दुरुस्ती सूचनांचा सरकारने योग्य विचार करून त्या मंजूर कराव्यात. मला आशा आहे कीं माझ्या सूचनांवर समागृह शांतपणे विचार करील, व त्या मान्य करील यितके बोलून मी आपले भाषण समाप्त करतो.

The House then adjourned for recess till Five of the Clock.

The House re-assembled after recess at Five of the Clock.

[MR. DEPUTY SPEAKER IN THE CHAIR].

مسٹر ڈپ्टी اسپیکر - قبل اسکے کہ ہم نسخشن شروع کریں میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ امنڈمنس دینے کے لئے آج بارے ہی تک وقت دیا گیا تھا۔ لیکن چونکہ بل کی امپارٹس کے لحاظ سے آنریل ممبرس وقت چاہتے ہیں اس لئے کل ۱۱ ہی تک وقت دیا جاتا ہے۔

శ్రీ గోపింగారెడ్డి:—

అధ్యక్షతమహాశయా:

ఇస్నాదు రాసనభయెంక్క ఆయువు ఉ నెలఱ తక్కువగా రెండు సంవత్సరములు ఏకచేసు. నేటి దీనము రాత్రా సుదీనము అనుకుంటున్నాము. ఎందుకంగా ఈ రాసనభయు కూడా వ్యాపారములు బెతువాత ఎన్నడు యింట నుదినము రాలేదు. ఇప్పుడు చెట్టుము లెక్కమాచేసి యివ్వాలేదే. సంతోషముగానే వుంది కొని, దీనిలో అనుమానముకూడా ఉంది. ఏకైకే అసాధమును చేయి బడ్డలో అది సక్రమంగా లేదు. కొలదొల్లి నట్టుము లెక్కమాత్రా “న్నావ్యతిష్ఠాప్తి మెట్లుభాషి” అని వుంది. ఇదేవరకు ఎన్నడూ దీనిని వినిపీము; చూడవేము. ఈ తక్కుమా చేయచేసి పెథంగా లున్నదుంటే ఉదాహారణంగా ఒక విషయం జ్ఞాప్తికి పస్తుంది. ఇవ్వుతే తురకంలో “ఫర్ గ్వె” అన్నపున్నదో రానికి తల్లుమా “ఫర్” అంటే “గాడిద్” “గ్వె” అంటే “చెవి” అనగా “ఇండ” కెవి” అని చేసినట్లున్నది. ఈ అనువాదములోల ఇటువంటి పదాలు వాడుకున్నాము. నేపాపు భూత్యంలో వినిపి చేసినముంటే ఇటువంటి చిక్కులు లేకఁడా సక్రమంగా అసవాదం చేసి యిస్తే తొగఁంటుందని చెబుతున్నాము. లేచిచో ఆ పదములు తెలుసుకొనసియకు ఒకటి కేమ రోజులు పడుతోంది. “ప్రౌదాశాదు భూమ్యాభ్యుధ్యై ముసాయిదా చెట్టుము,—ముసాయిదా అంటే ఏమిటో తెలుగు పదము చూస్తే చిత్తు అని తెలుప్పటింది. ముసాయిదా అంటే ముస్వదా—తెలుగులో “చిత్తు” అని చేయువుచును. కొబ్బి దీనిలోపల ఇస్తేచిక్కులున్నమ్ము మేఘు ఎలా అధ్యము చేసుకోవాలో అలోచించండి. ముఖ్యముగా దీనిలో ప్రాయపడేవ చీల్లుయెంక్క ముఖ్య వ్యాప్తికములు ఏనుంటే:—పశువులమేపు నిషేధించుట దీనియెంక్క ముఖ్యోద్దేశునే కనబడుతోంది. కొని ఈ బిల్లు తెచ్చిన వారికి పశువుల పోచణ, పోలన తెలియిదున్నట్టున్నది. పశువులపు మేపుట గురించి పట్టణాలలో కూర్చున్నవారికి తెలియదు. శెట్టిగారు తన పశుపుకు కంపిప్పు, పెపర పప్పు, ఛెగ పప్పు, ఎక్కడినుంచో గడ్డి తెచ్చి మేపుతారు. ప్రౌదాశాదాలో పశువులు ఆ మొస్తరుగా కొవాలి పశువుల మేపును నిషేధిస్తే అవస్తే ఎక్కడకు పోవాలి? వైద్యశాస్త్రాని ప్రకారము, సూర్య కిరణములు, సూర్యరష్టి పశువుకు తగలినిదే, అటువంటి పశువుయేక్క పాలు క్రూకూడదని నిషేధము ఉంది. కొబ్బి బయటుకు ఆలోచండా, పశువుల మేపుకు ఏమి చేయాలి? ఈ బిల్లును చూస్తే ఏ విధముగా లున్నదుంటే, రోపాణి దీనములోపల సూర్యునకు అర్థమీము విడిస్తే అంతా చుల్లబడుతుంది—అప్పుట్లుగా వుంది. ఇంకా పంగళి. అధ్యోయము కా: ఈ-ఇటి లోపల ఖుమ్మి భూమిలను నిటి పాచడంలై తెలుయిదునటులు చేయుట, వ్యవసాయములో ఖుమ్మి నేడ్యుము లేక మీత్రు నేడ్యుపు పశుతులను ప్రవేశపెట్టుట—అని వుంది. మేఘు చూకాము. రణాకార్ ప్రభుభ్యములో ప్రత్యేంట తగ్గించి జొన్నపంట పట్టువ చేయడానికి ప్రత్యేంట పశులు, జొన్నపంట మూడుపొళ్ళు వేయాలన్నారు. అప్పుడు గ్వెవారు అలిసివాటు మీమపున్నదుంటే ప్రత్యేంట సార్లు, జొన్నపంట సార్లు వేయాలన్నారు. ఈమీధముగా నేడ్యుము చేయించారు. ఎంతో పశువున్నటి. ప్రాయపడే ఒకటి. అమలు చేయబడే ఒకటి. అధీకొరము వున్నపారికి అనుభవము లేదు. అనుభం వున్నవారికి అధీకొరము లేదు. ఈ చిక్కులు వున్నాయి ఈ ప్రిశ్చ నేడ్యుపు పశుతులు ప్రవేశ పెట్టుముంటే ఏమిటి? సంక్రాయికి మిట్టే మెయిలగు అన్ని రకములు ఒకటి దగ్గర పెటుకారు. అన్ని లేసుకు వెళ్లి మీత్రు నేడ్యుములో వేయాలి. అప్పుడు పొగు సాంకేతికండి. నీఁశాసన గోర్కాప్తి అంచూరు. అటువంటి భూమిని విధిముగా సాగుచేయాలి?

కాబట్టి ఈ దీనాలు మొక్కర్ చేసి ఐలాన్ చేస్తే వాళ్ళక ఏమి తెఱిపుండి? వాళ్ళక చదువు రాదు. పట్టోర్ ఏమేమా ప్రాపకుంటాడు. గ్రహస్తులకు తెలియదు. ఏమం చూస్తున్నాము. తహాక్కొర్ రు వేషిలు మొక్కర్ చెడతాడు. ముక్కద్దమాకు వాడిగాని. ప్రతివాడిగాని రాకపోయిన వేషాధనం నాకపోయినా, దానిని క్ర్యాపెస్ట్ (cancel) చేస్తాడు, లేక ఏక్కొర్తణ్ణ జ్ఞానస్తాచేస్తాడు. ఈ ప్రజారాజ్యసులోపల ఇతర రాష్ట్రములలో ఉన్న పద్ధతి నకలు కొడుతూ పోటున్నాము. దీనికి ఈ బిల్లులో గుణాయిక వుంచలనియున్నది. దానికి సవరణ తెచ్చాము. ఇటువంటి స్త్రీముఖుకుర్ చేయవటనేంటే, ప్రతి పట్టోదు, కాప్ట్రక్టోసంచి నంతరము తీరుకొన్నతడవాత ఈ రోజులు వుండాలని దీనిలో వుండాలి. ఈ సవరణతెచ్చినప్పుడు యాంకో దీని విషయమై మాట్లాడగలను.

ఇంకొక పంచి ఏమంచే డఫోసాలో (3)లో ఆ స్త్రీము ఇంవోల్మెంట్ ఐలాన్ చేయబడిన ఈ రోజులలోగా కాప్ట్రక్టోర్, నిర్మాణాథ్కార్పి ప్రాతమాలకుంగా సూచనను యివ్వచలినని ఆ ప్రకారం ఇంవోల్మెంట్ ఐలామ వాళ్ళకారుకు తెలియక పోచచ్చును. దీనిని కూడా నేను శైఖాప్రాప్తిన ప్రకారము సవరణ చేయవలనియున్నది. ఇంకొడఫోసా ఒతలో చెప్పుబడిన ప్రకారము పట్టోదాదు ఏనిని నిర్మాణాంచలనేని వున్నది. తేనిలో దీనికి సభా, జార్కునాకూడ వున్నది. దీని కించెయాని గొపచథ్యలు మాల్లూచారు. ఆ తహాక్కొర్ దనకు తృప్తికరముగా పారీయు ఆ త్వయియే అథవారో ఏర్పాటు చేయుటిగా వనిని నిర్మాణాంచలనేని వున్నది. తేనిలో ఆ సమాచార కాథ్యలు కాపిసం ఆ స్త్రీయుము స్వయంబారు మంచి వసరాలు చేయబలినని యున్నది. కొండ్రు పేర్ పాం దొంటార్చదని తెఱున్నాము. ఈ బిల్లులో చెప్పుబడిన ప్రకారము ఒక బోర్డును

స్వాధీనము తేద్దులు. ఆ బోర్డులో గ్రామ ఉపాయాలీసీ సభ్యులను కూడా తీసుకొస్తే దేశీ నా వ్యక్తికుములు.

కంకోక సుచిత్ర ఏమయిలై, ఈ స్విము గ్రహికులు తెచుభూమిని పుండిగా చేస్తారని ప్రథమికానికి టో రాక చాక అపుమాసం వుండి. మశ భుజూరాలోపల లైన్సులు తేడాలే అంయుచ్ఛులు. మాత్రమే అప్పుకు పెట్టుకొని పెబ్బు ఎక్కుడులుంచి తీరుకు రాబుకుండివే? మాసమిస్తి విషయము మింతాప్పుల్లిచునుంచి నకలు కొడుతున్నాము. మార్కెసు సిస్టములే, బోంహాయి: సిస్టములే, ఆ వ్యక్తికులే కాక స్విములని నకలు కొడుతున్నాము. అప్పీరిక్ సిస్టములే ఎమ్ముదు వస్తుండో తెలియాడి. క్రమాగ్రహితి. కాక స్విములను ఇతరాలు కూడాకొనికి ఏంతో సుందరంగా వుండి. కానీ అముంటుకి ఎమ్ముదు వస్తుందో—ఇం సంవత్సరములకో?—తెలియాదు.

ఒక వీళ్లువానికి ఒట్టి చేపే విషయమైనై సభ్యో,—అనగా వాళ్లు మేలులై కొట్టి, తిట్టి, యిటుచుటిటి చేసుకున్నామని చెప్పాడు. వాళ్లకు విద్యానేర్వే లునర్ వుండి. సమాచారము వుండి. కానీ మన దాకారాస్తే మిధుమాగా వుండి? పీళ్లలకు చదుపు రాబుకొనికి, తల్లి దండ్రులు కొట్టి, తిట్టి చేసుకురాచి ఒక గోద సభ్యులు చెప్పారు. కానీ పెట్టేవాని కొడుకును కొట్టినా తిట్టినా కదులు రాడు. కొట్టి మారు చెప్పిన జీవాచారణ ప్రాదరాబూడు స్టేటుకు సరిచోదు. ఇటువంటి దిష్ట, పెట్టివానికి సంగీతము నేర్చినట్లు వుంటుంది. నా సవరణ వచ్చినప్పుడు ఇంకా మాటల్లాడు తాను. ఇప్పుడు మింతా గోద సభ్యులు మాటల్లాడక సికి వోకా ఇచ్చి ఇంటటో నా భావము సమాప్తము..చేపున్నాను.

శ్రీ కె. పెంకురామారావు—(చిన్న కాండూరు):

స్వీకరుగారూ,

మనముండర కా “ప్రైదరోబు భూమ్యభ్యవ్యద్ది” ముసాయిదో చట్టు ములో ఇంచిపించు అయిదు నమ్ములు. . . .

مسٹر ڈپی اسپیکر - آنریبل ممبر ایسی زبان میں تقریر کریں جس سے زیادہ آنریبل ممبر مساجھ سکیں۔

شری کے۔ وینకిఠ రామరావు - جو బీలుల్లో సامన్య త్రచు ఏర్పాటుల కే స్లస్లుల్లో ఆیا ہے حکومت اس س్లస్లుల్లో బشرط ضرورت تعمیر و ترمیم وغیرہ کرنے کے اختیارات اپنے ہاتھ میں لے رہی ہے۔ میں اس بیل کی تکمیل میں ایک چیز پاتا ہوں

‘making and execution of Schemes relating to the construction of tanks, embankments and other works’

یہ تکمیل میں ہے۔ کلاز (۲) کے ضمن ۱ سے ۱۰ تک دیکھا تو اس میں مجھے تعمیر و ترمیم تالاب و کنائے جات کے سلسلے میں ایک لفظ بھی نظر نہیں آیا۔ کلاز (۳) کے ضمن ۲ میں صرف یہ ہے کہ :-

' making of dry lands suitable for irrigation '

یہ خشک اراضیات کو تری اراضیات بنانے کی حد تک مطلب نکتا ہے ۔

' fixing of zones for different types of irrigation '

اس میں اریگیشن کے لئے مختلف زونن مقرر کرنے کی حد تک ہے ۔ لیکن تالاب و کثرون کی تعمیر و تربیم کے سلسلے میں جو ایک اہم چیز ہے کچھ بھی نہیں ہے ۔ بورے ایکٹ میں میں یہ چیز کہیں بھی نہیں پایا ۔ تمہید میں جو الفاظ ہیں وہ "گھنی کا کدو"، کی طرح ہیں ۔ اس کدو میں گھنی نہیں ہوتا لیکن اسکو نام دیتے ہیں ۔ یہی حال اس بل کے تمہیدی الفاظ کا ہے ۔ تمہید میں تو تالاب اور کثرون کی تعمیر و تربیم آپ کہتے ہیں لیکن بل میں کہیں بھی اسکا ذکر نہیں ۔ یہ چیز ایسی ہے جسکی صد فیصد لوگ ضرورت محسوس کریں گے ۔ کیونکہ اراضیات کی ترقی کے لئے یہ نہایت ضروری ہے ۔ لیکن اس کا کہیں پتہ نہیں ۔ کلاز (۲) کی وضع ترکیبی کو بدلتے ہی سخت ضرورت ہے ۔

کلاز (۳) بورڈس کے سلسلے میں ہے ۔ اس سلسلے میں بہت کچھ کہا جا چکا ہے ۔ میں اس پر زیادہ کہکر وقت ضائع کرنا نہیں چاہتا ۔ میں اس بارے میں یہی کہونگا کہ وہ انڈرلائینڈ پرسپل (Underlined principle) پر وہی پرانے ذگر پر چلانے کی کوشش ہے ۔ یہ کمپلشن ورسن کو آپریشن (Compulsion Vs. Co-operation) نہیں ہے ۔ بلکہ کمپلشن بل کا بنیادی اصول ہے جسکے مطابق دیہات کے ۹۰ فیصد لوگوں کے متعلقہ مسئلہ کو حل کرنا نہیں ہے ۔ کلاز (۴) کے ساتھ کلاز (۱) اور لینڈ روپنیو سے متعلق کلاز (۱) کی تباویز پر نظر ڈالنے سے یہ واضح ہو جائیگا ۔

دفعہ (۳) کی نسبت میں یہ مانتا ہوں کہ رعایا کے متعلق یہ کہا جا رہا ہے کہ وہ بھی ہیں ۔ وہ اپنی بھلائی نہیں جانتے ۔ اسلئے زبردستی اسپن فیڈنگ (Spoon-feeding) کرنے کی ضرورت ہے ۔ لیکن واقعات یہ بتلاتے ہیں کہ کسان اپنی بھلائی اور بہبودی کو خود اچھی طرح جانتا ہے ۔ وہ اپنے مطالبات حکومت کے سامنے رکھتا ہے ۔ لیکن حکومت ہی انکی کچھ مدد نہیں کرتی ۔ مثال کے طور پر میں تقاوی کے بارے میں عرض کروں گا کہ اس کے لئے اصول تو نہیک ہیں ۔ لیکن دفتریت کے داؤ پیچ کی وجہ سے لوگ اسکو پسند نہیں کرتے ۔ میں کہونگا کہ آپ جو بورڈ بنائیں گے اس میں تکنیکل لوگوں کو جو خاص تکنیکل و قیمت رکھتے ہیں رکھ رہے ہیں ۔ یہاں کمپلشن اور کوآپریشن کے دریان ایک ویامیڈیا (Via-media) نکالنے کی کوشش ہوئی چاہئیے میں نے ان کلازس کو دو تین مرتبہ پڑھ کر دیکھا ۔ کم سے کم اتنی کوشش بھی نہیں کی گئی ہے ۔ اور کمپلشن اور کوآپریشن کا دریانی راستہ نکالنے کی کوشش نہیں کی گئی ہے ۔

عملاء دیکھا جائے تو معلوم ہو گا کہ لوگ اپنی ضروریات کو محسوس کریتے ہیں اور گورنمنٹ کے سامنے پیش کرتے ہیں تو آپکو چاہئیے کہ سہل طریقہ ہو ان مشکلات

کو حل کرنے کے بارے میں سوچیں - بجائے اسکے ہو یہ رہا ہے کہ آپ اپنے ڈھنگ ہر سوچنے کی کوشش کرتے ہیں اور ایسے قوانین بنانے کے لئے کوشش کرتے ہیں جن سے عوام کی مشکلات حل نہیں ہو سکتیں - ایسی صورت میں ظاہر ہے کہ لوگ اس کو قبول کرنے سے انکار کریں گے - قانون بناتے وقت ہیں ان چجزوں کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے - یہ پاپولر گورنمنٹ ہے - آپ عوام کے ووٹس سے چنے گئے ہیں - ایسی صورت میں وہی پرانے ڈھنگ سے سوچنا ٹھیک نہیں ہے - لوگوں کے مسائل کو آسانی سے حل کرنے کی کوشش کرنے چاہئے - گاؤں والوں کی طرف سے درخواست پیش ہوتی ہے کہ تالاب بنایا جائے - آپکو چاہئے کہ اس کام کی تکمیل کے لئے ماہرین کو پہیجیں اور اس کے لئے قانون ایسا بنائیں کہ وہ عوامی نقطہ نظر سے اچھا ہو مگر ہم دیکھتے ہیں کہ اس قانون میں عوامی نقطہ نظر کا خیال نہیں رکھا گیا ہے یہ اس قانون کی بتیادی خرابی ہے -

*
اسکے بعد کلاز ۸ کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں اس میں بھی بہت سی پیچیدگیاں ہیں - اگر لوگوں کے مسائل کو آپ حل کرنا چاہتے ہیں تو سیدھے سادھے طریقے ہو کیوں حل نہیں کرتے - جب کلاز ۸ کے تحت اسکیم منظور ہو جاتا ہے تو منظور شدہ اسکیم کے سلسلہ میں مالکان پر بھی فرض عائد کرتے ہیں کہ اسکیم کے جتنے اجزاء ہیں انکی تکمیل اپنی ذات سے کریں - اگر مالک ذاتی طور پر انجام دینا چاہتا ہے تو اسکو پندرہ دن کی نوٹس دینا ضروری ہے - کلاز ۷ کے تحت بھی ایسی بہت سی چیزیں ہیں جنکے بارے میں میں کہنا نہیں چاہتا - پندرہ دن کے قبل اپنے ارادہ کو ظاہر کریں تو آپکا قانون خاصاً اور قواعد آڑے آتے ہیں - اگر یہ کیمیو آفسر کسی شخص پر ذمہ داری عائد کر سکتا ہے کہ فلا ، کام تمہارے ذمہ ہے ۔ اس اسکیم کے تحت اسکو انجام دینا ضروری ہے اگر وہ اسکو پورا کر دے تو ہر بھی اعتراض کیا جاسکتا ہے اور اپنی عادت کے مطابق اپنے ذرائع اختیار کر کے اوس سے رقم وصول کریں گے - آپ اداوائیزر کی حیثیت سے اپنی قیمتی رائے کیوں نہیں دیدیتے - اگر یہ نہیں ہو سکتا تو دفعہ کی ترتیب اس طرح کیجیئے کہ زیادہ روڑے انتکانے کا موقع نہ رہے - مالک اراضی سے بھی امداد لیجاسکی ہے یا اگر یہ کیمیو آفسر سے بھی کام لیا جاسکتا ہے یہ چیز ان دفعات میں ہوں چاہئے - موجودہ صورت میں تو یہ کیا گیا ہے کہ بھی کے ہر بارے قانون کی ہو ہو نقل کی گئی ہے البتہ اچھی چجزوں کو چھوڑ دیا گیا ہے - جہاں کہیں لوگوں پر ذمہ داری عائد کی جاسکتی ہے اُن میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں کی گئی ہے - کوشش اس بات کی گئی ہے کہ بھی کے قانون میں جو چیزیں نہیں ہیں اُن میں داخل کی جائیں - اسکیم کے سلسلہ میں یہ کہا گیا ہے کہ کسی ایجنسی کے ذریعہ بھی اسکیم کو عمل میں لا یا جاسکیگا - اُن سلسلہ میں مجھے یہ رہا کہنا ہے کہ وہی آئکے گندہ دار ہونگے - وہی آئکے ہو اور دات ہونگے - چار آتے میں کسی کام کی تکمیل ہو سکتی ہے تو حکومت اسکو

ایک روپیہ میں تیار کراتی ہے - میں عرض کروں گا کہ آئندہ ایسی چیزوں کا قلع قمع کرنا چاہیئے -

اسکے بعد کلاز (۱) مضمون (۶) یہ ہے :-

“The persons or the class of persons liable to maintain and repair the work”

یہاں کلاس آف پرسنس رکھنے کی کیا ضرورت ہے - اسکے پیچھے کیا ذہنیت ہے - کیا تصویر کام کر رہا ہے - کاؤن کے بلوتہ داروں کو مجبور کیا جائیگا اسکیم سے جن لوگوں کو فائدہ پہنچتا ہے ان پر ذمہ داری عائد کی جائے تو واجبی ہے لیکن یہاں جو الفاظ ہیں اسکے لحاظ سے ”پرسنس آف پرسنس“، Persons or the Class of Persons کو مجبور کرینگے - اگر وہ نہ کریں تو تحصیلدار صاحب خود اجام دینگے یا نہیں تو کلاز ۱۰ کے تحت کارروائی کرینگے اور اسکو سزا دینگے - گویا اس قدر میں جیر کا جو عنصر ہے وہ کلاس آف پرسنس پر عائد کرینگے - یہ چیز لسکرمنیشن (Discremination) کی حد تک پہنچتی ہے اور میں کہونگا کہ ریزن ایل روسرکشن (Reasonable restriction) نہیں ہے - قانون ایسے لائیں (Lines) پر بنانا چاہیئے کہ عوام کو سہولت ہو نہ کہ روڑے انکائے جائیں - اس میں بعض چیزیں ایسی بھی ہیں جنکا مقصود زراعت کو نیشلانڈز (Nationalise) کرنا ہے - دفعہ ۶ کے لحاظ سے پچاس فیصد ایریا ز کے جو مالکان ہیں انکا آپ نے لحاظ رکھا ہے لیکن پچاس فیصد سے زائد کے جو کاشتکار ہیں انکا لحاظ نہیں رکھا گیا ہے - اسکا مطلب یہ ہوتا ہے کہ جو ایئٹھے استاک کمپنی (Joint Stock Company) میں کسی کے شیرس زیادہ ہیں تو انکو دیکھا جا رہا ہے - ایسی ہی ذہنیت اس میں کار فما ہے - یہ نہ ہونا چاہیئے - دیڑھ سو ایکڑ اراضی رکھنے والے کے ساتھ ساتھ دیڑھ ایکڑ اراضی رکھنے والے کی آواز کو بھی اہمیت دیجاتی چاہیئے لیکن افسوس کہ اس میں ایسی چیزیں نہیں ہیں - میں کہونگا کہ سرے سے پورے ایکٹ کی ترتیب ڈیموکریٹک اصول پر نہیں ہے - اصلیٰ ایسی تحد براہیاں اس میں آگئی ہیں - حکومت مالی ذمہ داری قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہے - یہ مثل صادق آتی ہے کہ ”حلوائی کی دکان پر نانا کی فاختہ“، مجھے یاد ہے کہ اس سے پہلے اگریکلچرل فنڈ کے سلسلہ میں ایک ایکٹ پاس کیا گیا ہے اس میں کہا گیا تھا کہ اگریکلچرل فنڈ کو لینڈ اپرومنٹ کے لئے بھی استعمال کیا جاسکے گا - لیکن اس میں ایسی کوئی چیز نہیں ہے - مالی ذمہ داری کو قبول کرنے میں حکومت کوتاہی کر رہی ہے - ظاہر ہے کہ فائیوایر پلان کے نام لیوا عوام کا تعاون عمل حاصل کرنے کے دعویدار اپنے فرائض کو انجام دینے کے لئے رقم کے دینے میں کوتاہی کرتے ہیں - ایسی صورت میں کسی اسکیم کے کامیاب ہونے کی توقع ہم نہیں کر سکتے - اس طرح سے جب ہم اس پل کو دیکھتے ہیں تو اسکے مقامد میں قائل ہاتے ہیں - نہ صرف یہ بلکہ جس

مشنری کے ذریعہ کسی اسکیم کو عالم وجود میں لانا چاہتے ہیں اس میں بھی تقاضہ ہیں۔ امیمیٹیشن کے نئے جو ذرائع اختیار کئے جائیں گے ان میں بھی قائل ہیں۔ قانون کے لیبل Label کو دیکھ کر ہم اسکا سواگت کر رہے ہیں لیکن اگر اس قانون کی بنیادوں کی جانب کی جای پڑے تو معلوم ہوتا ہے کہ اس میں کون کوں سے تقاضہ ہیں۔ چنانچہ اس قانون سے متعلق بعض امنڈمنٹس لائے گئے ہیں۔ اس میں پر جو اعتراضات کئے گئے ہیں وہ اوس طرف کے آریبل مبمرس کے مشترکہ ہیں۔ اس قانون میں بہت سی ترمیمات کرنی ضروری ہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ آریبل منسٹر صاحب مستقہ ان اعتراضات پر غور کریں گے اور ان ترمیمات کو قبول کریں گے اور اس بل کی بنیادی نئے سرے سے قائم کریں گے۔

ش. ڈس. ر. ٹی. ٹی. ٹی. (پرائی) :

అవ్వాళుమహాశయా,

పెద్దరాచాదు భూమ్యాభీష్ట్రేండ్ వట్టము ఏదైతే యా కానసఫలో ప్రమేళ పెట్టిఉన్నాను అవీ చాలా అభీష్ట్రేండ్ కరమైనదని అక్కడసుంచి ఆ బీచీలవారు, ఎటుసుంచి ఈ పీచీలవారు కూడా ప్రతంగసంచయముగా చెప్పారు. మంచిదే. కాని దానిలో కొన్ని లోపాలు కూడా వున్నాయి. ఆ లోపాలో చిల్డను ప్రమేళవేదితే, దానిల్లా ఎంతోతే ఉపకారం జుగ్గోందో, ఇంత అపకారం కూడా జిల్లగురుయినే సంశయమున్నమాట పట్టామే. ఈ చిల్డన్లలో; కొండచు గౌరవ సభ్యులు చెప్పిసట్టాడా, పశువుల మేతకు ఏర్పాటు తేడని, మేపడానికి భూములు తేవచి అభేషణ తెలియజేశాడు. కాని పశువులకు మేతలేకుండా చేయాలని వ్యవ్హరించాలేదు. పశువులకు వే.ట, వాటి సంరక్షణ ఏర్పాటులు చేయబడువని దీనిలో చెప్పబడింది. కొన్ని గ్రామాలలో మాత్రాను ఒంచరాయి భూములు పశువులను మేపడానికి కి, కిల్కెరు దగ్గరకు మంత్రిగారీ వద్ద ఉపాయ చెప్పాము. ఆ విషయము విచారణలోకూడా వుంది. రైతులకు పశువుల మేతకొరకై కష్టము లేకండా బంజరాయి భూములను మినహాయించి, పశువుల సంరక్షణకోసము ఏర్పాట్లు జరుగుతాయిచుకొంటున్నాము.

ఇందులో చెరువుల, గుంటుల మరమ్మతు విషయము కనబడుతము లేదని ఒక గౌరవ సభ్యుల చెప్పారు. ఖమ్మీ-భూమిని తరింధరామి చేయడంకోసం కావలనిన చౌకర్ణులు కలుగజేయడా, ఇప్పుడ్ని చూడా, ఈ చిల్డను ముఖ్యీదైముని సెక్కు నాలుగులో స్థాపింగు కలుషులోంది. ఖమ్మీ-భూములను తరీ చేయాలంటే చెర్చులు, గుంటులు త్రవ్యకపోతే తరీ ఎత్తా అవుతుందో నాకు అవ్వం కావడం లేదు. కొంతమంది గౌరవసభ్యులు.....

శ. వి. రామారావు :—ఆ విషయం స్పష్టమైన మాటల్లో చెప్పండి. హంకరిగుటు స్వయమ్మరము ఎందుకు?

శ. ڈిస. ర. ٹ. ٹ. ٹ. (ప్రాయి) :— డైరీట్లు కమిటీలు పెట్టి వాటిలో ప్రశ్న ప్రశ్న నిధులను తెంపుక్కుప్పుణ్ణే, వాటి ఘరీచుము కలుగుతుందని వాటివద్దేము వెరుపుతుందని చెప్పుకు నాట కూడా అదే డైరీట్లు ప్రజలయొక్క ప్రశ్నలను

అస్తువ్వద్దు వాంచలు రథలుగును. కాబట్టి ఈడిప్రీక్ష కమిటీలో ప్రశాప్రచిసిభుటుండేటిల్లు చూడయల నేపిగా నేనుకూడా చెప్పుతున్నాను. ఖీఫీసిస్ట్రడ్జుగార్టర్స్ కూడా మనిషెన్నాన్నాను. నెక్కను తంలో ఈ డెబ్బిమెట్ సర్వ్యాధికారాలు క్రతీక్రు చేతుల్లో పెట్టారు. క్రతీక్రుకు సర్వ్యాధికారాలు ఎచ్చీకంటే, ఎక్స్ట్రిక్యూటివ్ పదున్ పుంచుకొని, ఏవైతే ప్రశాప్రచిసిభుటలో కాపీర్ కమిటీంటా మూర ఆ కమిటీల ఆభీప్రాయాలు తేసుకంటే ఈ బిల్లు అస్కున్నానికంటే, ఎక్కుగా పసి చేప్పటింది, అని నేను అభీప్రాయ పదుతున్నాను. ఈ బిల్లులో Improvements కోసము పుద్దొసు, బొంబాయి., వగ్గీరా రాప్టరీములలో ఉండే చీల్లు ఫిల్టోను చూసి అనుకూల చేప్పున్నామని చెప్పుతున్నారు. మంచిదే. ఏ పుట్టున్నా సరే అవే బొంబాయిసుంచిగాని, మాత్రాసుంచిగాని యి.పి. నుంచిగాని, సి.సి. నుంచిగాని ఎక్కడ సుంచి తుసుకొన్నా, పండిషన్స్టుపును తీరుకొని అనుకూల చేయటలో తప్పేప్రాయి లేదు. ఎక్కుచుచ్చి అఱు వా సరే మంచి పుట్టుపును నకులు చేసి నమిషీ చేయటలో ఆశ్చేపణ లేవనుకుంటాను.

ఈ డెబ్బిలో, ఈ రోజుల లోపల ఆ యజమాని ఆ స్మిమును లక్ష్యము చేయకపోతే గవర్నరు పెంటుపారు పసిక్షిప్పాటు (Punishment) చేయటద్వారా కూడా చేయస్తామని చెప్పుతున్నారు. కానీ మన రాప్టరీములో రైతు చాలా అమాయకుడుగా, తెలివీ తక్కువాడుగా భున్నాడు. ఆ ప్రకారం ఈ రోజుల వాయిదాలోపల తను చేయవలసిన కర్తవ్యము తెలుసుకోలేక తచ్చిచ్చుతోండు. కాబట్టి నా ఉప్పేషములో ఈ రోజులకట్టే ఇంకా గటువుచ్చి, రైతుయైక్కు కర్తవ్య మేపిటో ప్రతారం చేస్తే చాలా సహకారిస్తుంది. ఈ బిల్లు భూమ్యాభ్యుధ్యక్కి చాలా శాసుంటుందని అక్కడనుండి, ఇక్కడనుంచికూడా అనుకొంటున్నామని. ఈ బిల్లులో లోపాల పుట్టుపోవ. ఏప్పొనా లోపాలు పుట్టేవాటికి సహయాలు ఇవ్వచ్చును. ఆ సహయాలు ఎత్త వడకు పచిచేట్టాయి, వాటిని అములో పెట్టి ప్రదుత్తము చేయవచ్చును. ఈ బిల్లుకు ఎత్త ఎక్కువ ప్రశాప్రచారాము దౌర్శిక్తే దీని వలన అత్త ఎక్కువగా ప్రజలకు మంచి జరుగుతుందని పేను అభీప్రాయ పడుతున్నాను. ఈ బిల్లులో చెప్పిన పద్ధతిగా భూమిని ఎంతో అభ్యుధ్యక్కించి పుటు రావచ్చును. రైతుకు కాపసిన అవసరములు అన్నికూడా ఆశి త్వరలో ఈ బిల్లుమంచి తుప్పు పేను ఇంటిటో విరహిస్తున్నామని.

شری انا بی راؤ گوانے - مسٹر اسپیکرسر - جو بل آج ہاؤز کے سامنے پیش کیا گیا ہے اوس کے نام سے تو یہ ظاہر ہورہا ہے کہ اس بل کے ذریعہ حکومت سنٹرل بوروڈس کو ایسی اسکیمیں بنانے کے اختیارات دے رہی ہے جس کی وجہ سے زراعت پیشہ اور کسان طبقہ کے حالات سدھرا جائیں گے۔ لیکن اس بل کو پورا پڑھنے کے بعد اور غور کرنے کے بعد کہیں بھی اس کا پتہ نہیں چلا کہ خود گورنمنٹ اپنے اور کیا ذمہ داری لے رہی ہے۔ اکزیکوشن کے چیئر مین یہ بتایا گیا ہے کہ جو بھی اسکیم طے ہائیکی اس کو عمل میں لانے کے لئے گورنمنٹ کمپلشن یا فورس کو استعمال کریں گے۔ اور اس ہو عمل کرنے کے بعد جو اخراجات ہونگے اوسکی تکمیل لینڈ اونرس سے کرانے کی کوشش کی جائیگی۔ یا حصہ واری خرچہ اون کو فرنی کے لئے کہا جائیگا۔ ہاکوون کسان اس اسکیم کو عمل میں نہ لائے تو گورنمنٹ ضروری اخراجات کے ساتھ اسکو عمل میں لائے گی لہو اپنے

*the Hyderabad Land
Improvement Bill, 1953.*

اخراجات ان کسانوں سے وصول کریں گی - سکشن (۱۰) میں یہ الفاظ ضرور رکھی گئی ہیں۔

Section 10 : "....of the lands shall be carried out by the Government and that the cost of such work shall be recovered in whole or in part from the owner of the lands included in the scheme in such proportion as the Government may fix having regard to the area or assessment or both of the lands included in the scheme."

(In whole or in part) یعنی جو اخراجات ہونگے وہ ان ہول آر ان پارٹ () اون سے لیکی - مجھے یہ کہنا ہے کہ اس اسکیم کو تیار تو کیا جاسکتا ہے لیکن کس حد تک اس پر کامیابی ہے عمل کیا جاسکیگا اس کا ہم کو تجربہ ہے - میں اگر اپل کے طور پر اس چیز کو ہاؤز کے سامنے رکھوں گا کہ ہر تعلقہ میں تین اسکولس تیار کرنے کی اسکیم گورنمنٹ کی ہے - جنکی تعمیر کے سلسلہ میں ۱ / ۲ رقم گاؤں والے دینگے اور ۳ / ۲ رقم حکومت برداشت کریں گی - میں اون آنریبل ممبرس سے خاص طور پر دریافت کروں گا جو دیہاتوں سے بہاں آئے ہوئے ہیں کہ اس اسکیم کو عمل میں لائے کے لئے کیا دقت ہو رہی ہے - ۱ / ۲ حصہ ہی دیہات والوں سے وصول کرنے میں یہ دقوں کا سامنا ہو رہا ہے - اوسکے کیا وجوہات ہیں میں اون کو بہاں یا ان نہیں کروں گا - لیکن یہ عرض کروں گا کہ جب تک گورنمنٹ اس کی ذمہ داری نہ لیکی کہ جو اخراجات کسی اسکیم کے تحت ہونگے اون کا کم از کم آدھا حصہ گورنمنٹ کی جانب سے برداشت کیا جائیگا اور اس سلسلہ میں کوئی انواع میں جب تک نہ کیا جائیگا لوگ گورنمنٹ کی سہائیتا نہیں کریں گے۔

(Implementation) قانون بنانا تو آسان ہے لیکن جب تک اوس کے اپلیمیشنس ہو کافی غور نہیں کیا جائیگا وہ قانون مخصوص ایک کتاب کی حد تک ہی رہیگا - دوسری چیز اس قانون میں یہ ہے کہ اس اسکیم کے کلیتاً اخراجات پیلک پر ہی رکھے گئے ہیں - لیکن اسکے اکڑیکوشن کے لئے چب تک پیلک کو ساتھ نہیں لیا جائیگا اس اسکیم کی تیاری میں جب تک پیلک سے مدد نہ لی جائیگی لوگ گورنمنٹ کا ساتھ نہ دے سکتے گے - اس سلسلہ میں کئی آنریبل ممبروں نے اپنے خیالات رکھے ہیں - ایک اور چیز یہ ہے کہ اس اسکیم کو عمل میں لائے والے حیدرآباد میں یہی شہر رہینگے اور دیہاتوں میں اسکا عمل کیا جائیگا - ان آفیسرس کی جانب سے بورڈ کے ڈائرکشن کے مطابق ایک آفیسر مقرر کیا جائیگا - اور وہ اسکیم تیار کریگا - ممکن ہے وہ ایک اسپرٹ ہو میں اسکے اسپرٹ ہوتے ہوئے یہ تنقید کرونا نہیں چاہتا لیکن جیسے یہ آفیسر اسکیم کو عمل میں لائے کے لئے دیہاتوں میں جائیگا تو جب تک وہاں کے لوگوں کا اور خاص طور پر اوس اپریا میں مقبولیت رکھنے والوں کا تعاون حاصل نہ کریے اور اون کو یہ نہ سمجھایا گے کہ گیوں حکومت یہ اسکیم عمل میں لا رہی ہے اسی یہ کیا مقادات حاصل ہونگے کیوں پیلک کو اخراجات برداشت کیا جائیگا تھے تک پریکٹیکل (Practically)

و لوگ اپ کا ساتھ دینے کے لئے تیار نہ ہونگے - ابک چیز یہ بھی ہے کہ ٹسٹرکٹ کمیٹی یہ کام کریگی - لیکن ٹسٹرکٹ کمیٹی یہ کام کافی طور پر انجام نہ دے سکیگی۔ کیونکہ گورنمنٹ کی مشنری جس طرح کام کرتی ہے وہ معلوم ہے - بہان سے کنٹرکٹوں کو لکھا جائیگا وہ کلب میں اپنے ساتھ پتے کھیلنے والوں کو یہ کام سپرد کریں گے - ایسے لوگ جو وہاں گاؤں میں مقبولیت حاصل کرچکے ہیں یا جو قابل ہیں اور جو دیہاتوں میں یا اوس ایریا میں جا کر جہاں اسکیم عمل میں لائی جائے والی ہو وہاں کے لوگوں سے وہاں کے حالات کے پیش نظر سمجھا سکتے ہوں کہ اس اسکیم سے کیا فائدہ ہونے والا ہے ان کو ہی ایسے کام سپرد کرنا چاہئے - جب تک حکومت اس کی ذمہ داری اپنے اوپر نہ لیگی میں سمجھتا ہوں کہ یہ اسکیم کاغذ سے باہر نہ آسکیگی اور نہ اسپر عمل کیا جاسکیگا۔ ایک چیز یہ بھی ہے کہ بعض مرتبہ فائدہ کا امکان ہونے کے باوجود بھی کسان یا دیہات کے لوگ کسی بات پر عمل کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے - مثال کے طور پر میں یہ بتلاتا ہوں کہ ناندیڑ اور پربھنی میں کائن سینس پر اسپرمنٹس کٹر گئے اور یہ کہا گیا کہ یہ بوسے جائیں تو کئی کاشتکاروں نے اسکی مخالفت کی - جب تک انہیں یہ نہیں بتلایا جاتا کہ اس کام میں فلاں فلاں خرابی ہے یا فلاں فلاں اچھائی ہے وہ نہیں سمجھتے کہ کیا کرنا چاہئے - جب تک پراکٹیکلی انہیں نہیں بتلایا جاتا وہ اسکو نہیں مانتے - کائن سینس کے لئے آپ نے اسپرمنٹ بلائے اور ہزاروں روپیہ خرچ کئے لیکن جب تک لوگوں کو سمجھایا نہیں گیا آپ ان سینس کو تقسیم کرنے میں کامیاب نہ ہو سکتے - اسائے میں کہنا چاہتا ہوں کہ جہاں کمپلشن ہو وہیں ری ایکشن ہوتا ہے - ان ٹنڈنسی کے تحت اگر یہ کہا جائے کہ آپکو فلاں چیز کرنا پڑیگا جیسا کہ میرے ایک آریبل دوست نے کہا فورسیلی انفروس کریں گے تو لوگ ہمیشہ اسکے خلاف عمل کریں گے چاہے یہ بات کوئی آفسر کہیں یا کوئی کاریہ کرتا - ہاں اگر کمپلشن کا سوال نہ ہو اور انہیں سمجھایا جائے تو وہ اس چیز کو قبول کر لیتے ہیں - اس طرح جب انہیں یہ سمجھایا جائے کہ گورنمنٹ خود اس میں روپیہ خرچ کر رہی ہے (روپیہ کی قدار اس ایکٹ میں مقرر کی جانی چاہئے) وہ دس ہزار کے کام میں پانچ ہزار لکا رہی ہے تم بھی پانچ ہزار دو تو کام ہو جائیگا تو وہ اسیات کو مان لیتے ہیں - اسائے اگر اس اسکیم کو کامیاب کرنا ہے تو اس میں کمپلشن کا الینٹ نہونا چاہئے - مثال کے طور پر میں ہائز کو یہ بتلانگا کہ آپ نے والٹری اسکولس کھولے ہیں - کئی دیہاتوں میں اسکولس کھولے جا رہے ہیں لیکن دیہات میں جائے اور کہیں کہ مدرسہ کے لئے بالائیں کی ضرورت ہے تو کوئی اپنا مکان نہیں دیتا - کیونکہ لوگوں کو یہ معلوم ہو گیا ہے کہ مدرسہ کے لئے دس پانچ روپیہ کے لئے مکان دیا جائے تو پور مدرسہ والی خالی نہیں کرتے - مکان حاصل کرنے کی آسان ترکیب یہی ہے کہ گاؤں میں جا کر لوگوں کو سمجھایا جائے - لیکن جب ان پر کمپلشن کیا جاتا ہے تو وہ اپنا مکان ہرگز نہیں دیتے - لیکن اگر انہیں سمجھایا جائے تو وہ خوشی سے اپنا مکان دیتے ہیں - اسائے جب تک

اسکیہ تیار کرنے اور اسے اکریکیوٹ کرنے کے سلسلہ میں ڈائرکٹنی اتھیں نہ سمجھا جائے یہ اسکیم کامیاب نہیں ہو سکتی۔

اسکے ساتھ میں یہ کہونگا کہ جو بورڈ کانسٹیبوٹ کیا جائے وہ منسٹر کٹ لیوں پر نہ ہو بلکہ جہاں اسکیم عمل میں لاہی جا رہی ہے وہیں کے لوگوں کو لیکر قائم کیا جائے اور اگر ایسا کرنا چاہتے ہیں تو اس بورڈ میں پبلک کے زیادہ سے زیادہ نمائندے نئے جائیں اور وہ بھی ایسے نمائندے جو اس ایریا میں مقبولیت رکھتے ہوں اور جنک تعلق خاص طور پر زراعت سے ہو۔

اسکے بعد میں سکشن ۱۵ کا تذکرہ کروں گا جس میں جرمانہ عائد کرنے کا پروپریٹر رکھنا گیا ہے۔ اس سکشن کی میں قطعاً ضرورت نہیں سمجھتا۔ گورنمنٹ کو یہ بتلاتا چاہتے ہے کہ وہ کتنی ذمہ داری لینے کے لئے تیار ہے ہمارے پاس اگریکلچرل اپریومنٹ کے لئے ایک فنڈ ہے۔ جیتکہ ایسا نہیں بتالیا جاتا کہ شکار اسکو ماننے والے نہیں۔ اصلیٰ کنسٹرینٹ منسٹر سے میں یہ کہونگا کہ جب تک اس اسکیم میں اور بتلاتی ہوئی ترمیمات نہیں کئے جائیں گے یہ اسکیم کامیاب نہیں ہو سکتی۔

ش. اس. بودھپور (జయకుమార్).

వాన్స్ ఆఫ్ క్రోంట్, ఈగె తమ్మ ముందే భూచుధారణ బిల్లు జడే. ఈ బిల్లునింద్ర ప్రైంటర్ ఏజెంసీ ప్రైంటర్ ఏజెంసీ నిండ్ సంచేషింపు. హైదరాబాదు స్టోర్స్ నద్దలు వస్తా, ఇదీ కుండా స్టోర్ నద్దలు రువ్వర్ తర జిఎస్‌వ్ పుత్తు అవర ఏంగే, అవర భూమి యిన్న అవుంచిసే. ఎల్లియు వారేగి భూమియు చుధారణ యూగ్. సుదిల్లిశేః అంటు వారేగి అవర ఏంగేము ఆగుపుదిల్లి. అంతకే ఒందు మసాదెయు నమ్మ ముందే బందిదే. ఇను బక్ష న. హక్కుడ్న. కణాటిక వుక్క మకూరాష్టుగళ ద్విష్టియింద ఈ బిల్లు బక్ష ముఖ్యమానవచ్చాగిదే. తెలంగాణ దేశవర్లు కెచ్చు నిరావరి యోడసేగు ఇరువుదరింద ఈ బిల్లున అగ్క్యవిల్ల. ఆదరి కణాటకవస్తు నోఇడి ద్వారా దరే, ఈ బిల్లు బక్ష అగ్క్యవిదే.

ఈ మసాదెయన్న నోఇడిద్వారా దరే ఇదరల్లి వసురు విభాగాలు కాబుత్తవే. భూమిధారణా శమితియి: నేముకకె, తదనంతర యోడిజనేగిస్నే తయారు వాముషుము, మతేష్టుము ఆ యోడిజనేగిస్నే కాయిఫరెంకిషద్లు తరువుదు ఆదరి ఇస్తగాల్లి యావ విధివాద, యావకరద నానొ ఆఫీసు మల్లా ఆసోసియేషన్ ఇల్ల. ప్రతియేందు సార్స్ జాస్టిషర హక్కున్న సాధిషువ కాయిఫగల్లు సాప్రజ్వాకర సహకార మత్తు రకాసు భూతి యుందలే యి. శస్త్రయాగ్. త్రవ్వ. ఆదరికి మసాదెయన్న నోఇడిద్వారి, (Boad) నిలాగిరి ఈ యోడిజనేయన్న కయారు వాముషుచరణ్లుగలిఁ యావ ప్రతిసిద్ధిగాలా. ఇద్దంటి

కాబి ఒదువువిభాగం ఆద్యర్థం నాను చొన్న మంత్రిగారీ సూచిసుషుదేనెందరే, (Board) నల్లి ఈ యోజనానేయన్న కార్డ్స్ రుధిల క్లేరువ విభాగదల్లి ప్రతినిధిగాన్న నేపు శ్రుతి అప్పువ్యవాగిదే. ప్రతియోందు జిల్లెయ్లూ (Land Improvement Board) ఎంచు ఇరచిని. పరిక్రమించున్న అనుసరిసి ఆయా లారు మంత్ర కాల్వికుగట స్థునిధిగాను కేలిప వాణాలు అనుకులవాగుత్తదే. ఆయా జిల్లెగా ప్రె వాగి ప్రకటించు యోజనాయన్న యత్స్వియాగి మాధువుదక్క ప్రతియోందు జిల్లెయ్లూ (Land Improvement Board) అప్పువ్యవాగిదే. మంత్ర రైక్రెకట్టు తమ్ము అస్ట్రేచేంగాన్న ఈ దినగాళల్లి కలుపిసచేంబువాగి ఇది. ఆదరే ఈ అవధి నాటా గున్నదిల్ల. ఏతక్కుందరి నమ్మ దేశమ్మ బహు జనరు క్రైస్తవీలుదవరు, జ్ఞానపిల్లదవరు ఇవ్వారే. ఆద్యర్థం ఇవంగి కేళ్లున అవకాకవన్ను కౌడచేయు. ఆదుదంద ఈ ఈ దినగాళ అవధిగే బదలు ఒంచు తింగళు అవధి కౌడచేయు. ఈ బిల్లినద్దిరువ యోజనగాగు హైదరాబాదు ప్రదేశక్షేత్ర ఆన్నయిసువ బోర్డునాల్లి కాచారటిక, మహా రాష్ట్ర మంత్ర తెలంగాణం ప్రదేశగాంధ ప్రతినిధిగాన్న లేగుకోణపోచేయు ఎందు ఘన్న సూచనే. ఇన్నేందు సూచనే, ఈ యోజనాగే అనుసరిసి భూవి గళ ఉజ్జీవు మార్కింగుచేంద కాద కేలిఫాళన్న కాచారటపై మారిషుత్తదే. ఆ బిల్లిన హంగాన్న బద్దికాక వసులు పూడలుగుత్తదే ఎందు సూచిందే. బడ పట్టాదురొంద ఈ రెకివాడుపై దుచీడవేంద కెళు బయసుత్తేందే. బడ రైక్రెకట్టు బిల్లిన హం మంత్ర బట్టి కొడక వమ్మ స్కిటియల్లి ఇందు ఇల్ల. ఈ యోజనాయన్న కాయురుషిపక్క ఆరుతింగోల్లి తందిద్దారే. రైక్రెకట జీవనద్వార బదలావణయాగి ప్రజాశత్రూక్కదబ్బ ప్రింత జోడీఱ. త్రదేందు నన్న నంబికే. ఈ సూచనాగాగు అవక్కమేదు నాను హేఇ బయసుత్తేందే.

میسٹر ڈیپنی اسپیکر - اس بل بروکاف چرچا ہو چکے ہے۔ اب منسٹر صاحب ستمبدہ کو جوابی تقریر کا موقع دیا جاتا ہے۔

شری بی - رام کشن راؤ - میسٹر گنی اسپیکر سر - اس بھروسی سدهار بل (مذکورہ سوہار بیل) کے سمبیندہ میں جو چرچا ہوئی اس سے میں مستشث (جنرال) ہوں دونوں اور () کے مانندی سلسلیوں () مانندیہ کا ایک () نے اس بل کے پرواژنس پر بروکاش () ڈالا ہے اور اسپر چرچا کی ہے۔ میں اس بل کے سمبیندہ میں یہ بدل دینا چاہتا ہوں کہ اس بل کے پیش کرنے کا کیا ادیش () ہوئی پکش () کے نیتا مہمود () نے اپنے () کے نیتا مہمود () کی وجہ میں یہ کہا کہ نظام سا کر تکبیدرا ہر اجھکٹ وغیرہ بھو جھاتیں () کی وجہ میں ان میں سپھلنا پڑا () سفراستہ () نہیں ہوئی اور لوگ کی کھین ہیں اس کے پیش کرنے کا کیا ادیش () نہیں کرتے تھے۔ کسی ورثتہ کے ساتھ زیادہ سیلوگ () سہیوگ () کے بعد یہی جتنی سپھلکا ہوں چاہئے تھیں نہیں ہوں۔ یہ بالکل لمحک بات ہے۔ نظامسا گوکو نہیں ہوئے اس کھنف () ۲۲۰۲ ہوٹ چکر کے جس سہیوگ

اس سے بھی زیادہ سمشے () ہو گیا ہے۔ مگر جتنا ڈیولپمنٹ نظام سا گر پراجکٹ کے تحت ہونا چاہئے تھا نہیں ہوا۔ اس کا ایک ماتر کارن () اُنکماڑکاران () یہ ہے کہ پرجانے ان یوجناوں کی طرف زیادہ دھیان نہیں دیا۔ پرجا سویم () اپنی اور سے ایسی یوجناوں میں سہیوگ کرئے گی اسکی آشا رکونا میں سمجھتا ہوں کہ ہر سے دیش کی پرستہتی () پرسیتی () میں اپرست () اُنگریز () میں نہیں سمجھتا کہ ہمارے دیش کی پرجا باوجود ہاری پوری کوششوں کے اتنی آگے پڑھتی۔ جب تک تھوڑا بہت پریشر () Pressure نہ ڈالا جائے ایسی آشا (آش) (رکونا صحیح نہیں ہو گا۔ یہاں پر سد سیہ مہوڈیوں () مادسی مہوڈیوں () میں کچھ چرچا کمپلشن (Compulsion) کے سدهانت () سیڈھات () پڑ کی۔ یہ کہا کہ ہم اسکے ورده () ہیں۔ لیکن ہم کو اسپروچار () ویچار () کرنا چاہئے کہ ہارا انبو () انبو () کیا کہتا ہے۔ نظام سا گر کے بارے میں ہارا انبو کیا ہے۔ تین لاکھ ہزار ایکر زمین کو اگر یکلچر کے تحت لانے کی جو یوجنا تھی وہ اپر اپت () اپر اپت () رہی۔ اسکا ایک ماتر کارن یہ ہے کہ ان پر کوئی پریشر نہیں تھا۔ نظام سا گر بتا اسکے نالے اور چنلز (Channels) بنئے۔ لیکن پرجا اس سے اپنی بھوی پر پاف لیکر اپنی زراعت کو اتھی () بُنھاتی () دینے کی اور آکرشت () نہیں ہوئی۔ گذشتہ سال میں وہاں ڈیولپمنٹ کمیٹی کی ایک میٹنگ بلاکر دیکھا۔ ۵۰ ہزار ایکر بھوی صرف دو تعاقوں کے اندر ایسی ہے جو ایسا کٹ کے نیچے آسکتی ہے۔ لیکن وہ نہ آسک۔ کیوں اسی کارن کے ان میں آرہک شکتی () آکریشکتی () بھی ہے تو وہ اسکو اپیوگ نہیں کرتے۔ میں اس کا مقابلہ کرنا ہے۔ اسی کارن قانون کے ذریعہ تھوڑا سا بلانکار () بلانکار () کیا جارہا ہے۔ اگر اسکو کیوں سدهانت کی درشی () سے (کے ول کے ول کی دوستی () دیکھا جائے اور یہ کہا جائے کہ پرجا تنتر واج میں پرجا پر ایسا بلا تکار () نہونا چاہئے بلکہ انکے ہردے () ہدی () میں یہ بات لانے چاہئے تو یہ کہنے ہے۔ جہاں بلا تکار کی اوشیکتا () آواشکت () کے ول بُونپدھ () کے ول کے ول کو سے کچھ نہیں ہوتا۔ میں آپ کے سامنے مثالیں دے سکتا ہوں۔ تنگبھ德拉 پراجکٹ کو دیکھ لیجئے۔ سائز چار لاکھ ایکر بھوی تنگبھ德拉 کے تحت آئی چاہئے۔ سائز چار لاکھ ایکر میں مشکل سے تھوڑی زمین ایسی باقی ہے جس کا کوئی پٹہ دار نہیں ہے۔ میں سمجھتا ہوں یہ جو ایریا تنگبھ德拉 پراجکٹ کے نیچے ڈیولپمنٹ میں آئے والا ہے اس میں ساری زمین کے پئی ہیں خارج کھاتے زمین نہیں ہے۔ اس زمین کے مالک موجود ہیں۔ لیکن انکی زمین کو سا گر کے نیچے لا کر وہاں تک پانی پہنچانے کے باوجود بھی انہیں اپنی زمین کے اپیوگ () کے لئے تیار کرنے کے لئے بہت کٹھانائیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ مانیہ سد سیوں کو ممکن ہے اس کا انبو () نہو ایچہکتا () ایچہکتا () کا جو سدهانت ہے میں اسکو نہیں مانتا۔ لیکن آپ کو

یہ وشواس دلاتا ہوں کہ تنگبھدار کے نیچے ہ لاکھ ایکر بھومی کو ڈیولپمنٹ میں لانے کے لئے ۰۔ ۰ ورش کی اوشکتا ہے - ہارا نظام سا گر کا انہو ہزرے سامنے ہے - دوسرا جگہ اس پر کار کے جو شاہن (شاہن) لائے جاتے ہیں ان میں بھی کچھ بلا تکر اپیوگ کرنے کی گنجائش رہتی ہے - اور یہ پرجا ترقی سدھاتوں کے ورودہ (ورودہ) نہیں ہے - اوشیکتا ہوتا بلاتکر کرنا پڑتا ہے - میں مانیہ سد سیوں سے کھونگ کہ وہ اسکو بالکل سدھاتوں کے روپ میں نہ دیکھیں - انہو کے آدھار پر جو پرستی (پرستی) ہوتا ہے اسکو سامنے رکھ کر سرکار نے یہ شاہن آپ کے سامنے رکھا ہے - اسکو بالکل واسٹوکتا کی درشی (واسٹوکھڑی) سے دیکھنا اچت (اچت) نہیں - ہم دیکھتے ہیں کہ جو لوگ اپنے پاس دھن رکھتے ہیں وہ اپنی بھروسی میں پہنچ کر سکتے ہیں پروڈ کشن کو ادھک (ادھک) کرسکتے ہیں لیکن ہمارا انہو ہے کہ وہ بھی نہیں کرتے - ان میں امیشن (Ambition) نہیں ہے - مجھے ایک واکیہ یاد آتا ہے کہ یہاں ہمارے دیش میں فارن وزیر امریکہ اور دوسرے جگہوں کے آئے تھے - انہو نے اپنے ڈیولپمنٹ پلاس میں دو تین مہینوں تک رہا انہو لیا - جب وہ یہاں سے جا رہے تھے تو ان سے پوچھا گیا کہ بھارت کے کسانوں کے بارے میں ان کا کیا انہو ہے - ان میں اتساہ (اتساہ) ہے یا نہیں - اسکے جواب میں انہو نے کہا کہ بھارت کے کسان میں دنیا کے کسی علاقے کے کسان میں جو خوبی ہو سکتی ہے وہ موجود ہے لیکن ایک چیز کی کمی ہے - وہ یہ کہ اس میں امیشن نہیں ہے - اس میں زیادہ پہل پیدا کرنے کا آشا بیاؤ نہیں ہے - بوانے طریقے پر اپنے باپ دادا پر دادا جس طرح چلا رہے تھے اسی طرح اوپر ناگر چلانے آرہے ہیں - وہی اپنی اس زین میں نے ۱۵ کی بجائے ۲۰ اور ۲۵ کی بجائے ۳۰ من پیدا کرنے کے لئے ۱۵-۲۰-۳۰ من پیدا کرنے پر تربت (تربت) ہیں - ان میں یہ بھاؤ نہیں ہے کہ اپنی اس زین میں نے ۱۵ کی بجائے ۲۰ اور ۲۵ کی بجائے ۳۰ من پیدا وار نکالیں - ہم اس طرح اتنی کرسکتی ہیں - ایسا امیشن دوسرے دیشوں میں ہے کتنا بھارت کے کسان میں نہیں ہے - اس واسٹو (واسٹو) کو ہم اپنی نظر سے اوجھل نہیں کرسکتے - یہی کارن ہے کہ ہم کو بلاتکار (بلاتکار) کرنا ہوا - جس پر کار کمپلسری پرائیری ایجو کیشن لانا پڑا - میں مانیہ سد سیوں سے یہ تحریکی (نامہ ونگانی) کرونا گا کہ کیوں سدھاتوں کے روپ سے اس بل کو نہ دیکھیں - بلاتکار کا جو حصہ رکھا گیا ہے اسکو اسلائے سویکار کریں کہ خود ہماری جتنا کی آرٹھک برستھی ایسی ہے - میں آپ کو وشواس دلاتا ہوں کہ یہ شاہن پاس ہو گا تو اسکے بعد آپ دیکھیں گے کہ ہمارے راجیہ میں جہاں بھوسی سدھار نہیں ہوا ہے وہاں سپہل روپ میں بھوسی سدھار ہو گا - میں آپ کو یہ وشواس دلاتا چاہتا ہوں - میں یہ نہیں کہتا کہ اس میں ساری چیزیں موجود ہیں - اور اس میں کوئی دوشی (دوشی) نہیں ہے - مانیہ سد سیوں جو سوچنائیں دینگے میں انہیں ولکم کرونا گا - اس شاہن کو کاریہ روپ میں لانے میں ہو سوچنائیں زیادہ موثر اور اچت ہوں انہیں میں سویکار کرنے کیلئے تیار ہوں - مانیہ مسلسلہ

اس کو مان نیں کہ اس شاہن کو سدهانت کے آدھار پر نہ بر کھنا چاہئے - میں ماننیہ مددیوں کو دھنیا واد دیتا ہوں کہ دونوں اور سے اس بل کا سواگت کیا گیا - یہ کہبی گیا کہ گورنمنٹ نے اپنے اوپر کوئی ذمہ داری اس کے لئے نہیں لی ہے - پرتو پکش کے ماننیہ نیتا نے یہ کہا کہ بھئی کے شاہن کے پری ایبل (Preamble) میں یہ کہا گیا ہے کہ گورنمنٹ کے روپینبوز پر اسکا بار ڈالا جائیگا - اس غرض سے یہ شاہن لائے ہیں - ہمارے شاہن میں اسکی ترقی ہے - لیکن پری ایبل ایکٹ کا آپریشن پاپرٹ لائے ہیں - (نہیں ہوتا -) Operative part)

شری ادھو راؤ پلیل (عہان آباد - عام) - مسٹر اسپیکر - میں یہ وضاحت کروں گا کہ بھئی کے ایکٹ کے سکشن ۲۶ میں یہ شریک ہے -

شری بی - رام کشن راؤ - میں سکشن ۲۶ کو بھی جانتا ہوں - میں اس کا بھی اتر دیتا ہوں - پرتو پکش کے نیتا نے کہا کہ وہاں پری ایبل میں ویسا لکھا ہے ہرے ہاں بھی ایسا لکھا جانا چاہئے تھا - سکشن ۲۶ کا حوالہ بھی دیا گیا ہے اسکے بارے میں ، میں بعد میں کہونگا - لیکن پری ایبل (Preamble) کے تعلق سے میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ پری ایبل میں ویسانہ رہنے سے کوئی اکشیپ (آکسیپ) نہیں ہو سکتا - ہمارے ہاں زیادہ تر اسکی ویسٹہا (اکسٹھا) کی گئی ہے کہ جو کوئی قانون بنے اسکو پورا کرنے کی جتنا پر پابندی کس طرح ڈالی جائے - گورنمنٹ جو کچھ کرنا چاہتی ہے اس کے لئے کسی شاہن کے بنانے کی ضرورت نہیں ہے - گورنمنٹ شاہن بنانے بناؤ کام کرسکتی ہے کارن یہ کہ ہم چھوٹے موٹے کام تو کرھی رہے ہیں - ایسے شاہن کے بناؤ گورنمنٹ خود کئی کام کرھی ہے -

جیسا کہ گروپور فاؤنڈیشن (Grow More Food Campaign) ڈیولپمنٹ ورکس (Irrigation Projects) ایریگیشن پراجکٹس (Development Works) اس قسم کے کاموں کے لئے کسی شاہن کی ضرورت نہیں ہے - جہاں سوال یہ ہے کہ گورنمنٹ کسی کام کے لئے کچھ خرچ کرنا چاہتی ہے اور اوس خرچ کا کوئی جزو دوسروں سے لینے کی ضرورت ہو تو ایسی صورت میں شاہن بنایا جاتا ہے - میں ایک خاص خوشخبری سناتا چاہتا ہوں - ابھی دو دن پہلے جب میں دلی گیا تھا تو فیمن (Famine) اور اسکیر سٹی ایریا (Scarcity areas) کے بارے میں جو خاص طور پر سر ہٹواری کے علاقہ میں زیادہ ہیں مائنر اریگیشن پراجکٹس کے سمبندھ میں میں نے کیندریہ سرکار کو لکھا تھا اور چند یوجنائیں اس سمبندھ میں کی تھیں - خاص طور پر بیڑ اور اورنگ آباد کے اسکیر سٹی اور فیمن ایریا کی پوری لست بھیجکر اون سے ہمارا تھا کی تھی کہ اسکو پنج ورشی یوچنا میں شریک کرلیا جائے - وہاں اس پر بحث ہوئی - پورنا اور سدھ واگو ایسے جو بڑے پراجکٹس ہیں انکے بارے میں انہوں نے کہا کہ

انکو پنج ورشی یوجنا میں شریک کرنا کچھ اپیوگی (جو ہے) نہ ہوگا - ان پر بہت پیسے خرچ ہوگا اسلئے ہم اسکو پر اربیٹ (جو ہے) نہیں کر سکتے - تین کروڑ روپیہ جو انہوں نے دیا ہے اسکے ساتھ ساتھ (۷) لاکھ روپیہ بندگ (Bunding) اور یعنی اسپرمنٹ کے لئے بھی انہوں نے منظور کیا ہے - یہ چ تیس لاکھ روپیہ جو کیندریہ سرکار نے منظور کیا ہے اسکے سمبندھ اون ایریا ز سے ہوگا جو مہتواڑہ اور کرناٹک کے ہیں۔ یہ پیسے ان ہی پر خرچ ہوگا - ایک آریل مترنے جبھے یاد دلایا کہ پنج ورشی یوجنا کے روپیہ میں سے کچھ اس یہ بھی خرچ کیا جانا چاہئے - لیکن میں پر اوس بات کو دھراتا چاہتا ہوں کہ گورنمنٹ جو کم بھی کرتا چاہتی ہے اسکو اس میں خاص طور پر لکھنے کی ضرورت نہیں ہے اس میں بتانے کی ضرورت نہیں ہے کہ گورنمنٹ ذمہ داری لیتی ہے یا نہیں - گورنمنٹ تو کسی طرح انہی ذمہ داری سے نہیں چھوٹ سکتی - اسلئے یہ کہونگ کہ یہ جو کہا جا رہا ہے کہ گورنمنٹ نے اس میں کچھ نہیں بتایا کہ وہ کس حد تک ذمہ داری لیگی صحیح نہیں ہے - اسکو اس میں بتانے کی ضرورت نہیں ہے - جیسا کہ خود اون مترنے مان لی ہے - (۹ و ۱۰) کلاز جو ہیں وہ خود اپنی زبان حال سے کہہ رہے ہیں کہ گورنمنٹ نے ذمہ داری لی ہے کہ جب کوئی اسکم کسی ایریا میں چلانا ہوتا وہ چلائی جائیگی مگر وہاں کاسان اس قابل ہے تو ہم سنت پرسنٹ (Cent percent) اوس سے وصول کر سکتے ہیں - یکدم لے سکتے ہیں تو لینگرے - اقساط سے لے سکتے ہیں تو لینگرے - پچاس پرسنٹ لے سکتے ہیں تو اتنا ہی لینگرے اور چیس پرسنٹ لے سکتے ہیں تو اتنا ہی لینگرے - جس ایریا میں جو اسکم عمل میں آئیگی یہ اوپر آدھارت (آذار) رہیگا کہ وہاں کے کسانوں سے کتنا لیا جائے اور کس پروپرشن (Proportion) سے لیا جائے - گورنمنٹ نے تو اپنا روپیہ خرچ کرنے کی ذمہ داری کو سوبیکار کیا ہے - (۹ و ۱۰) میں جو چینی آئی ہیں اون سے آپکو مطمئن ہونا چاہئے - یہ نہیں بتایا جاسکتا کہ اتنے لاکھ روپیہ گورنمنٹ خرچ کریگی - یہ چیز اس یوجنا میں بتانے کی ضرورت نہیں ہے - اس شامن میں ایک بورڈ کی یوجنا رکھی گئی ہے - اس بورڈ کی شکل جو بتائی گئی ہے وہ کیوں سرکاری ادھیکاریوں کا بورڈ ہوگا - بہت سے معمروں نے کہا کہ اس میں پرجا کے نمائندوں کو شریک کرنا چاہئے - اس وشترے (ویکھی) میں غور کرنے کے لئے میں تیار ہوں ایک چیز البتہ میں نویلن (نیکوئے نہ) کرنا چاہتا ہوں کہ یہ جو بورڈ ہے وہ کیوں اڈوائیزری بورڈ نہیں ہے - اس بورڈ کو بہت سے ادھیکار دئے گئے ہیں - اس وشترے میں سروادھی کار (سارہیکار) میں ہے - کسی چیز کو گورنمنٹ کے پاس بیہینے کی آویشکا (آواہکلا) نہیں ہے - بورڈ کو پورا پورا ادھیکار دیا گیا ہے - کھلی ہوئی بات ہے کہ اسکیوں کو بنانا اور اسکے بعد جب وہ فینالائز (Finalise) ہو جائیں تو آخری فیصلہ سرکار دیکی اور اسکے بعد انکو کاریہ روپ میں لانے کے لئے نان آفیشل کو آپرشن کا سہوگ لے لیا

ضروری ہے کہ تو کسی کام کا جو گورنمنٹ کی طرف سے ہو اگر بکشیوں اشیج پر مل جل نان آفیشل کمیٹی پوینکت () چیز نہیں ہے - وہاں یہ کام سرکاری ادھیکاری ہی کر سکتے ہیں کیونکہ اس کا انکو ادھیکار ہے - اس میں شک نہیں کہ کسی کمیٹی کو ایسا ادھیکار دیا جاسکتا ہے کہ تو ہمارے دیش میں ابھی ایسا نہیں ہو سکتا جیسا کہ امریکہ یا دوسرے دیشوں میں ایسے تمام کام بورڈ کے تفویض کئے جاتے ہیں - کمیٹیوں کے ذریعہ کام کرنے کی عادت ابھی ہمارے پاس نہیں بیدا ہوئی - ہم دیکھتے ہیں کہ کوئی بورڈ ہوتا ہے تو اسکے ایک دو سبز دلچسپی لیتے ہیں اور باقی نہائندگی کی حاضر آنا چاہتے ہیں - انکا آچرن () کرنے کی جو دقتیں ہیں جو مشکلات ہیں اس کے لئے کیسے سویلہا پیدا کرنا چاہئے اس کا ان بھو امنسٹریشن کو ہے - آچرن کرنے کے سਮئی میں ایسی بھاؤنا نہ ہوئی چاہئے کہ ہاؤز ک ریزنسنٹیشن (Representation) ہو - اس درشتی سے ہمیں نہیں دیکھنا چاہئے - دوسرے دیشوں میں یہ ہوتا ہے کہ حکومت خود ایسی چیزوں میں کچھ نہیں کرتی - امریکہ میں بھی یہی ہوتا ہے کہ مختلف بورڈس کیا پیش اور ڈینچرس ایشو (Issue) کرتے ہیں - سارے دیش میں اریگیشن پراجکٹس کا کام پبلک ریزنسنٹیشنز (Public Representatives) ڈیپولیمٹ بورڈس یا کارپوریشن یا سندیکیٹ (Syndicate) وغیرہ کرتی ہیں - یہ بات یونائینڈ اسٹیشن آف امریکہ کے موجودہ ہائی کمشنر جارج ایلن کہہ رہے تھے جیکہ اون سے میوی ملاقات ہوئی تھی - آج ہمارے پاس ایسے کارپوریشن نہیں ہیں - ایسی آرٹھک پرستی کے اندر ایسی سمتھائیں (سانسکاری) نہیں تکل جاسکتیں جیکہ ان تمام یوجناوں کے لئے روپیہ خرچ کرنے کی ذمہ داری گورنمنٹ پر پڑتی ہے تو یہ کہنا کہ کسی پاؤں کے اتنے سبروں کو اس میں شریک کیا جائے میں سمجھتا ہوں کہ

شری بی - ڈی - ڈیمکٹ - ایسا کوئی سچھاؤ نہیں ہے کہ وہاں کسی پارٹی کا ریزنسنٹیشن ہونا چاہئے بلکہ یہ کہا گیا ہے کہ لوکل اڈوائیزری کمیٹی قائم کرنی چاہئے -

شری بی - ڈی - ڈیمکٹ - میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ کم از کم اس حد تک مان لیا جائے جیسا کہ ابھی سد شیہ مہودے نے فرمایا تو کافی ہے - اس لیمیٹیشن کو ہمیں سمجھنا چاہئے کہ جہاں تک لوگوں کی زین کا تعلق ہے نان آفیشل لوگوں کا سہیوگ ہے - اس سلسلہ میں کوئی امنیٹ آئیکا تو میں اس پر کھلے دل سے غور کرنے کے لئے تیار ہوں میں اس کا ورودی نہیں بنوں گا - میں اس مددھانت (سیدھاں) کو سوکار کرتا ہوں کہ جتنا کا پورا پورا سہیوگ نہ کوئی یوجنا آگئی نہیں بڑھ سکتی - اب سوال یہ ہے کہ وہ سہیوگ کس طرح حاصل کرنا چاہئے اس بارے میں اوجت (بُوچِر) سوچنا ہیں (سانسکاری) جب پیش ہونگے ان پر غور کیا جائیکا

اڈوانیزری کمیٹیز کے بارے میں سوچنائیں دی گئی ہیں اور مجھے اس کے وشرے میں تھوڑی سی چتاونی دینی ہے۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ اڈوانیزری کمیٹی کی تعداد بہت پڑھ گئی ہے۔ ہمارے پاس پلانتنگ کمیشن ہے۔ ڈسٹرکٹ ڈیولپمنٹ بورڈ ہیں۔ ہمارے لوکل بورڈ ہیں، میلانی بورڈ ہیں، ایجوکیشنل بورڈ ہیں یہ سب ہم کو سوچنائیں دے سکتے ہیں۔ ان یوجناؤں اور اسکیموں کے بنانے کے لئے اور اون کے آپریشن کے لئے نئی اڈوانیزری کمیٹی ڈسٹرکٹ لیول پر بنانے اور اون کی سنکھیا میں اضافہ کرنے کی وجہ سے اوسکی اپیوکتا (جو پھر کرتا ہے) میں اضافہ نہیں ہوگا۔ میں اس کا سویکار کرنے کے لئے تیار ہوں۔ ڈسٹرکٹ اڈوانیزری کمیٹی کی یوجنا اور اس کا آپریشن کرنے کے لئے اور اس سلسلہ میں ڈسٹرکٹ ڈیولپمنٹ بورڈ سے بھی کچھ نہ کچھ سہیوک لینے کے وشرے میں میں رولس بنانے کے لئے تیار ہوں۔ کوئی بھی اچت سوچنادیجاتیکی میں اوس کا سویکار کروں گا۔ ڈسٹرکٹ لیول بورڈ کے وشرے میں بھی سوچنا دیکھی ہے کہ اوس میں آفیسرس کی بجائے نان آفیشل الینٹ یعنی غیر سرکاری انکوش (جو کوئی ہے) رکھا جائے۔ ایسی سوچناؤں کے بارے میں میں آپ سے سہمت ہوں۔ ایسی اچت سوچنا آئیگی تو میں ماننے کے لئے تیار ہوں۔ کتنو یہ چیز بھی میں آپ کے ذہن میں لانا چاہتا ہوں اور آپکی توجہ اس طرف اکشتمان کرنا چاہتا ہوں کہ یہ معاملہ اکسپرٹ اڈوانیز کا ہے۔ جن لوگوں کی اوپری کے لئے یہ اسکیم کی جا رہی ہے اون کے کیا بھاؤ ہیں۔ یہ بات بھی ہمیں معلوم ہونی چاہئے۔ جب کوئی اسکیم تیار ہوتی ہے تو اسکے بارے میں سنشوہد ہن آتے ہیں۔ اسکو دیکھا جاتا ہے۔ کتنو جب یہ اسکیم بنتے گی کی تو جن لوگوں کی زمینات پر اس کا اثر ہونے والا ہے ان کی کیا رائے ہے یہ دیکھا جائیگا اور اون کی رائے کے انوسار (جو کہ اپنے سارے ہے) اون کے کنسٹٹ ہوں اور رحجان سے کام کیا جائیگا۔ اس مددھانت کو میں سویکار کر سکتا ہوں کتنو ہمارے برقی پکش (جو پڑتی ہے) کے لیڈر مہودے نے کہا تھا کہ ایریا پر کیوں زور دیا گیا ہے کلیوپرنس اور کسانوں کی تعداد پر زور دینا چاہئے۔ مجھے کشا کیجیئے میں اون سے سہمت نہیں ہو سکتا۔ یہ جو معاملہ ہے کیوں لینڈ امپرومنٹ یعنی بھومی مددھار کا ہے۔ اس بھومی میں کتنے پرست سدھارا من یوجنا کے ذریعہ کی جانے والی ہے اس کو پرستی ہو چھوڑنا چاہئے۔ ہو سکتا ہے کہ کسی جگہ دو تین ایکر رکھنے والے پانچ سو کسان ہوں کیونکہ مسب لوگوں کا ساوش اس میں آتا ہے۔ اگر واقعہ یا ایریا کے تحت اسکو رکھا جائے تو کمیں ہزار ایکر کے ہونگے کہیں پانچ سو ایکر کے ہونگے۔ اگر میں تھوڑی دیر کے لئے مان بھی لوں کہ ایسے لینڈ لا رڈس بھی ہیں جن کے پاس پانچ ہزار ایکر زمین ہے اسکے ساتھ ما تھا ایک ہزار چھوٹے چھوٹے دو تین ایکر رکھنے والے بھی لوگ ہیں تو ہم کو تو یوجنا بنانی ہے۔ چھے ہزار ایکر زمین کی ترقی ہے۔ اوسکے پاس یہ پانچ ہزار ایکر وہیں یا کہیں چلے جائیں گے اور بات ہے۔ ہم کو تو سدھار کرنا ہے بھومی کا۔ بھومی رکھنے والوں کا سدھار کرنا اس ایکٹ کے تحت نہیں ہے۔ اس لئے

کلیوپرنس کی تعداد یا کسانوں یا لینڈ لارڈس کی تعداد پر امفارس (Emphasis) نہیں ہوگا اور نہ ایسا ہونا چاہئے۔ دوسری جگہ پر بھی ایسا نہیں ہے۔ میں آپ کو بتاسکتا ہوں۔ بھبھی کا ایکٹ میرے سامنے ہے۔ میں نے اوس کا مقابلہ ہمارے بل سے کیا اور میں بلا خوف تردید کر سکتا ہوں کہ آپ کے آکشپ کا مجھ پر بہٹہ (بھٹ) نہیں رہیگا۔ بھبھی ایکٹ جو تیار کیا گیا ہے ہم اوس سے آگئے بڑھ گئے ہیں۔ اس کو اور آگئے پڑھانے کے لئے اگر کوئی سنشود ہن آئیگا تو میں ضرور اوسکو مانونگا لیکن یہ وتنی کرنا چاہتا ہوں کہ اس سلسلہ میں ضرور ایریا پر امفارس (Emphasis) ہوگا تب پر نہیں ہوگا۔ یہ بالکل اچت چیز ہے۔ فرض کر لیا جائے کہ پانچ ہزار ایکر جس کی زمین ہے اسکے ڈیولپمنٹ کے لئے کترے روپیہ صرف ہوئے کترے دینے کے لئے وہ تیار ہوگا تو یہ دیکھنا چاہئے کہ اسکے ویوستھا کرنے کے لئے کیا یوجنا ہونی چاہئے۔ اگر پانچ ہزار زمین کے لئے یوجنا ہے یا ایکٹ ہزار کے لئے یوجنا ہے جس میں دوسو کاشت کار ہیں جن کا اس میں سمبندھ آتا ہے تو پھر پانچ ہزار ایکر کی جو بات ہو گئی اسکو بھی دیکھنا پڑیگا با وجود اس کے کہ وہ پانچ ہزار ایکر ایک آدمی کے ہیں۔ اس وجہ سے ہم نے ایریا پر زیادہ زور دیا ہے۔ ایک اور پانچ میں دھیان دلانا چاہتا ہوں۔ کہا گیا ہے کہ کلاز (۱) کیوں رکھا گیا ہے۔ جسکے تحت سزا جرمانہ وغیرہ کا اختیار دیا گیا ہے۔ میں آپ سے یہ نویدن کرنا چاہتا ہوں کہ جب کوئی کمپلسری ایکٹ بنایا جاتا ہے تو اس میں ودھی اور نشید دو چیزوں ہوتی ہیں۔ شاستر کے انوسار بھی اور حالیہ قانون کے انوسار بھی۔ شاستر میں یہی بات ہے یہ کرو یہ مت کرو۔ ودھی (۲) کے کرو، نشید (۳) کے کرو جب کسی شامن میں ودھی اور نشید ہوتے ہیں تو اسکے معنی یہ ہیں کہ جو چیز کرنا چاہئے وہ نہ کی جائے تو سزاً مقرر ہوئی ہے۔ سوائے اسکے کوئی شامن نہیں بنتا۔ شرع شریف میں بھی امر و نبی ہے۔ امر کے نہ کرنے کے لئے اور نبی کے کرنے کے لئے سزاً مقرر ہے۔ اس طرح اس بل میں بھی یہ کلاز موجود ہے۔ میں موجودہ قانون کی کلاز (۴) کی طرف آپ کا دھیان آکر شست کراتا ہوں۔

Clause 7: "for the purpose of carrying out the objects of the scheme which has come into force under Section 6, the Board may make regulations requiring any person or class of persons or the public generally to take certain action or to refrain from doing certain Acts in respect of any matters supplementary and incidental to the scheme".

اس کے معنے آپ بنالیں لیکن اس کے نتیجہ کے طور پر تمام لوگوں کو یہ کام کرنا پڑتا ہے۔ ایسا آرڈر دینے کا اختیار ہے۔ ایسا آرڈر دینا ضروری ہوتا ہے "تم یہ کام مت کرو۔ فلاں تالاب جوختانگی ہے اوسکو مت توڑو۔ اسی نالہ پر کشہ مت باندھو"۔ فرض کر لیا

جائے کہ ایسے آرڈر کو کسان نہ مانے تو پھر کچھ نہ کچھ سزا اوس کے لئے مقرر ہوئی چاہئے کچھ نہ کچھ کمبلسری الینٹ (Compulsory element) اس میں موجود ہونا چاہئے۔ خلاف ورزی کی سزا مقرر ہوئی چاہئے۔ اس کے پارے میں چتنا نہیں کرنی چاہئے۔ میں وشاں دلاتا ہوں کہ بھی ایک میں یہی امپرائزٹ (Imprisonment) اور فائن (Fine) کے لئے سکشن موجود ہے۔ میں اسکو کوٹ (Quote) کرنا نہیں چاہتا آنریل ممبرس دیکھنے نیں شائد (۲۰) ہے یا کیا۔

مجھے وہ سکشن نہیں مل رہا ہے آنریل ممبرس اوسے دیکھنے لیں۔ خیر مجھیں وہ سکشن نہیں مل رہا ہے ویسا ہی ہمارے پاس کلاز ۱۵ ہے۔ یہاں ہم نے ایک مو روپیہ جرمانہ اور قید رکھنی ہے۔ اگر آپ سو روپیہ نہیں چاہتے تو اسکو پہچاس روپیہ کیجئے لیکن یہاں کوئی نہ کوئی نہ کوئی پینل (Penal) دفعہ رکھنا ضروری ہے۔ کلاز ۱۵ یہ ہے۔

Clause 15 : Any person who contravenes or causes any contravention of any of the provisions of a scheme which has come into force under Section 6, or any regulation made under Section 7, or does any act which causes damage to any of the works carried out under the scheme, or fails to fulfil any liability imposed on him under section 12 shall on conviction be punishable with fine which may extend to Rs. 100 or with simple imprisonment for a period which may extend to one month or with both”.

اس طرح پینل پروپریٹ کا رکھنا جانا ضروری ہے۔ اس طریقہ سے دوسرے چھوٹے کلازس پر بھی یہاں کچھ کھا گیا ہے۔ اب میں یہیں اس وجہ سے میں انکا اتر (بھروسہ) دینا نہیں چاہتا۔ بھر صورت اسی بل کا ادیشیں (بھروسہ) اچھا ہے اور جس بھر صورت سے اسکو عمل میں لا یا جا سکتا ہے اسکو عمل میں لائے جانے کی پوری کوشش کی جائیگی۔ مجھے آشا ہے کہ جو کچھ بھی بھل ملنے والا ہے وہ ملک کی سیوا میں ہے اس قانون کے آخر کے سنتے جو کچھ بھی اچت رائے آہی اور جتنا کی طرف سے دیجائیگی اسکا سوا گت کیا جائیگا۔

ایک آنریل ممبر نے کہا ہے کہ اسکو سمجھ سے عمل میں لا یا جائیگا تو جن لوگوں کی آرٹھک پرستی (ارشادیک پرستی) اچھی نہیں ہے وہ اسکو نہیں مانیں گے۔ مجھے معلوم ہے کہ جب کسی اچھی بات کے لئے بھی کمپنی کرنا ہوتا لے کا آپریشن ہیون نج (Human touch) کے ساتھ کرنا ہوتا ہے۔ اس میں کچھ لمسی (لمس) ہمدردی کا ہونا چاہئے کیونکہ آپ ہم سب جانتے ہیں۔

ہیں کہ ہمارا کسان بالکل نرکشیر () نیرکشیر نیصد ایسے ہی ہیں - آپ وہ طریقے بتلائیے جنکے انوسار ہم عمل کر سکیں اور جس میں ان کے لئے مدد دی ہو - اس قانون کا جب بھی آچرن ہوگا ، اور اسکا فوراً آچرن ہوگا ، ہیونہ تج کے ساتھ آچرن ہوگا - میں چاہتا ہوں کہ آپ لوگ اسکی فرست رینڈنگ منظور کر لیں -

Mr. Deputy Speaker : The question is :

"That L. A. Bill No. XXIV of 1953, the Hyderabad Land Improvement Bill, 1953, be read a first time."

The motion was adopted.

The House then adjourned till Half past Two of the Clock on Wednesday the 23rd September 1954.
